کاروانِ نعت

فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لیے کوشاں

OCTUBER 2021

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

مدیر: محمد ابرار حنیف مغل

MONTHLY
KARWAN-E-NAAT LAHORE | CPL 120

میں بروں سے لاکھ برا سہی
مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا
یہ تیرے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات ہے

حضرت منور بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

0300-4313913
0324-6568446
www.Karwanenaat.com
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور پاکستان
Muhammad Abrar
Hanif Mughal
mail@karwanenaat.com
karwnenaat92@gmail.com

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لیے کوشاں

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور

جلد نمبر 16
ربیع الاول 1443 ہجری

اکتوبر 2021ء

شمارہ نمبر 10
اسوج 2077 بکرمی

فیضانِ نظر

حضور قبلہ عالم قطب الاقطاب غوث زماں قیوم وقت
رہبر طریقت نسبت رسول
اعلیٰ حضرت الحاج **پیر سید الشاہ مرتضیٰ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر
محمد ابرار حنیف مغل

حسن مرتضیٰ مغل | نائب مدیران | حسین مرتضیٰ مغل

www.Karwanenaat.com

فی شمارہ
100 روپے

سالانہ
1000 روپے

بذریعہ جیز کیش / ایزی پیسہ
03246568446

بذریعہ میزان بینک اکاؤنٹ
اکاؤنٹ نمبر 220
میزان بینک لمیٹڈ اردو بازار لاہور

برقی رابطہ برائے مضامین و خبریں
mail@karwanenaat.com
92karwanenaat@gmail.com
karwanenaat92@gmail.com
Karwanenaat

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

محمد ابرار حنیف مغل نے ناصر باقر پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور سے چھپوا کر یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور سے شائع کیا

پتہ برائے خط و کتابت
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار، لاہور
03246568446/03004313913

ملاقات کے لیے وقت پہلے طے کریں۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جشن میلاد النبی ﷺ	محمد ابرار حنیف مغل	03
حمد و نعت	انتخاب: صوفی محمد اعجاز قادری ضیائی	05
وہ بے مثال ہیں اُن کی مثال کوئی نہیں	متفرق	17
تاریخ کائنات کا سب سے بڑا دن	ریاض حسین چودھری	28
سلسلۂ نسب۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ	محمد سرور رانا	31
اللہ کا احسان عظیم۔ رسول محتشم ﷺ	علامہ سید فیض عباس بخاری	34
حلیمہ سعدیہ	حسن اختر رحمۃ اللہ علیہ	46
محافل میلاد النبی ﷺ، کب اور کیسے	علامہ محمد صدیق ہزاروی	50
یہ کون آیا۔۔۔۔۔؟	ریاض حسین چودھری	62

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

جشنِ میلاد النبی ﷺ

وما ارسلنك الا رحمته للعلمين (اور ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے) کی شان لے کر تشریف لانے والے محبوبِ پروردگار ﷺ، جہانِ ہستی کو راستی کی دولت سے مالا مال کرنے والے حبیبِ ربِ اکبر، اطیعو اللہ و اطیعوالرسول (اللہ اور رسول کی اطاعت کرو) کا تاج پہن کر جلوہ فرمانے والے محبوب احسن ﷺ، صدائے "الا اللہ" سے دلوں کی اجڑی بستیاں بسانے والے رسولِ محتشم ﷺ، ثنائے ربِ کریم جلا شانہ کا حق ادا کرنے والے نبی مکرم ﷺ، کلام رحمان کی روشنی سے عالمِ انسانیت کو نور بانٹنے والے رہبرِ کامل ﷺ، نگاہوں سے تزکیہ کا حق ادا کرنے والے رسولِ گرامی مرتبت ﷺ، دہر کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر منور فرمانے والے آقا ﷺ، انسانیت کو تہذیب عطا فرمانے والے ہادی و راہنما ﷺ، سیاہ بختوں کو روشنی کا مینار بنانے والے سیدِ کائنات ﷺ، سلاطین و گدا کو درسِ محبت و اخوت دینے والے محبوب ﷺ، دلوں میں فکرِ آخرت کی طلب پیدا کرنے والے راہبر ﷺ، آنکھوں کو خیرہ کرنے والی روشنی کے پیکرِ اتم ﷺ، آج چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود بھی نگاہِ شوق جن کی زیارت کے لئے تڑپ رہی ہے، جن کا ہر سانس رحمت کا دریا، جن کا ہر لمحہ اتباعِ الٰہی، جن کی سوچوں کی رفعت بیان سے باہر، جن کی عطائیں بے بہا، جن کی عنایات ہر آن تقسیم ہو رہی ہیں، جن کو ربِ کردگار اپنا "محبوب" کہے، جو رب کی عنایات کے مظہر، جن کی اطاعت، اطاعتِ الٰہی، جو دلوں کا چین ہیں جو غم گسار ہیں، رحمت کا دھارہ ہیں یعنی ہماری مراد سید ہر عالم حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے جن کی جہانِ ہست و بود میں تشریف آوری یقیناً انسانیت کے لئے "رحمت" ہے

۔آپ ﷺ کی آمد کے موقع پر حکمِ ربانی کی روشنی میں خوشی منانے کے بہت سے طریقے ہیں لیکن سب سے موثر طریقہ انعقادِ محافلِ میلاد النبی ﷺ ہے۔

محافلِ میلادِ رسول ﷺ آمدِ محبوبِ کبریا جل شانہٗ کے جشن کا ایک اہم جز ہے جسکے منعقد کرنے کی سعادت نصیبوں والوں کو ملتی ہے لیکن ہمیں چاہیے کہ اپنی جائز کمائی کا پیسہ، عاجزی کے آٹے میں گوندکر، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سجدہ ریزی سے خیرات لے کر، منکسر المزاجی کو زادِ راہ جان کر، غلامی رسول ﷺ کے اندھن کی گرمی سے، خلوصِ نیت کو اوڑھنا بچھونا بنا کر، مقامِ میلادِ حبیب ﷺ کو بساط بھر مطہر و معطر کرکے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ شائستگی پسند فرماتے تھے لہٰذا ترجیحاً آدابِ رسول ﷺ سمجھنے والوں کو بلا کر، اپنے آپ کو سراپا انتظار بنا کر، من کے آنگن کو درود و سلام سے خوب سجا کر، اپنے آپ کو بار بار یہ یاد کروا کر کہ آج آپ کے گھر میں کائنات کے مالک و مولا جل شانہٗ کا میلاد ہے اور یہی دوسروں کو سمجھائیں الغرض جس قدر بھی آدابِ محبت کو تقویٰ کی سان پر تیز کر کے ذکرِ شاہِ والا کا اہتمام و انتظام کریں گے باعث برکت ہے بے شک۔ بقول جنابہ نور بانو مجوب رحمتہ اللہ علیہا۔

گرم گرم آنسو بہانے سے ہوں آنکھیں باوضو
سر جھکا کر محفلِ اقدس میں آنا چاہیے
محفلِ میلاد میں مجوب ہو کر باریاب
ذکر سننا چاہیے اور مسکرانا چاہیے

ہماری طرف سے جملہ مسلمانانِ عالم کو یومِ میلاد النبی ﷺ کی ڈھیروں مبارکباد، اپنی زبانوں کو درود پاک سے تر رکھیں اور اپنے اردگرد موجود مخلوقِ خدا کا خیال رکھیں۔

والسلام اپکا اپنا
محمد ابرار حنیف مغل

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

حمدِ باری تعالیٰ

الٰہی ! تیرے سوا لایزال کوئی نہیں
نہ ہو، جو صرف ترا، وہ کمال کوئی نہیں
کریم و قادر و بر، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
ترے کلام سے بڑھ کر مقال کوئی نہیں
ہے صرف تو ہی کہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے
تجھے کسی بھی کیے پر ملال کوئی نہیں
قوی، کبیر، صَمَد، لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْ لَدْ
جو کام تجھ کو ہو یارب محال، کوئی نہیں
تو بے مثیل تو ہے ہی، تری صفات بھی سب
"وہ بے مثال ہیں، اُن کی مثال کوئی نہیں"
نہ جس کے برگ کے ہونٹوں پہ ہو تری تسبیح
شجر کوئی نہیں ایسا، نہال کوئی نہیں
تو اُونگھ، نیند، بڑھاپے، تھکن سے پاک ہمیش
تجھی پہ کچھ اثرِ ماہ و سال کوئی نہیں
ملیکِ لوح و قلم، جو نہ ہو ترا تابع
وہ کہکشاں نہیں، بدر و ہلال کوئی نہیں
اخیر فیصلہ ہے، صرف تیری رحمت پر
سوائے اس کے، کسی کا مآل کوئی نہیں
تری رضا، ترے محبوب ﷺ کی رضا چاہوں
سوائے اس کے الٰہی ! سوال کوئی نہیں
کرم کرم مرے مولا ! اَثیمِ انورؔ پر
جہاں میں اس سے بڑا خستہ حال کوئی نہیں

پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور، فیصل آباد

تمام عاشقانِ رسول ﷺ کو
جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ
مبارک ہو

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

تاریکی شب تھی ہلکی سی اور تھی نہ چمک سیاروں میں
تھا چاند بھی ماند ساگردوں پر، تنویر نہ تھی مہ پاروں میں
خاموش فضائے عالم تھی، ہر چیز ادب سے جھکتی تھی!
خوابیدہ سازِ فطرت تھا اور نغمے محو تھے تاروں میں
اک غلغلۂ سبحان اللہ، آفاق میں جس دم گونج اٹھا
سرگرمِ خرامِ نسیم ہوئی، مستانہ وار بہاروں میں
سوسن نے کہ پھر بسم اللہ ، لالے نے پکارا صلِ علیٰ!
مرغانِ چمن تھے زمزمہ زن ، کیا صبح ہوئی گلزاروں میں
گوہر تھے نچھاور شبنم کے اور چشمے رواں تھے زمزم کے
کوثر کی نہریں جاری تھیں اور جوشِ طرب فواروں میں
اک نور کی بارش عام ہوئی، ہر جنس جہاں گلفام ہوئی
دوزخ کی آگ حرام ہوئی، شعلے نہ رہے انگاروں میں
پیدا عالم میں آج کے دن محبوبِ رؤف و رحیم ہوا
ہر صاحب دل ہے جس پہ فداؔ وہ صاحب خلقِ عظیم ہوا

ابو طاہ فدا حسین فداؔ

حضور ﷺ کا اسم گرامی

حضور سید کل جہاں ﷺ کا اسم گرامی زباں سے ادا کرتے ہوئے لکھتے ہوئے یا سننے کے بعد "صل اللہ علیہ والہٰ وبارک وسلم" پڑھیں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔
"ؐ" یا "ص" کے استعمال سے گریز کریں اور پورے درود پاک کا نذرانہ پیش کریں۔
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نبی اللہ
ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان

یارسول اللہ انت قِبلَتی

(یارسول اللہ! آپ میری توجہ کا مرکز ہیں)

اشفاق احمد غوری

(1) تازہ ترین نعتیہ نظم تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک کی مناسبت سے 63 بندوں پر مشتمل ہے۔(2) اس نظم کی ردیف ایک حدیثِ قدسی سے لی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ردیف آج سے پہلے کسی بھی صنفِ سخن میں برتی نہیں گئی۔(3) یہ نظم مُسَمّط مربع میں لکھی گئی ہے۔(4) اس نظم کے تمام بند حروفِ تہجی کے حساب سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔(5) یہ نعتیہ نظم پسند آئے تو میرے لئے توفیقات میں اضافے کی دعا ضرور کیجئے گا

آپ ہیں کون و مکاں کی زندگی　　جب مقیمِ قلب تو ہو جائے گا
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　قریۂ دل مشکبو ہو جائے گا
آپ کو زیبا ہے تاجِ سروری　　ختم ہو جائے گی ساری بے کلی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
(آ)　　رات نے جب آپ کا درشن کیا
دف بجاتے قلب کی دھڑکن میں آ　　صبحِ صادق سے زمن روشن کیا
غرفۂ احساس کے درپن میں آ　　آپ لائے ظلمتوں میں روشنی
روح کو دے وصل کی آسودگی　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　آدم و اسحاق وموسیٰ، زکریا
(ا)　　سب چنیدہ ہیں رسول و انبیا
فکر و فن کو توشۂ گوہر ملا　　سارے سر کے تاج، لیکن سیدی !
لفظ کو توصیف کا ساگر ملا　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
مٹ گئی ہے حرف کی تشنہ لبی　　(ب)
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　آپ ہیں کون و مکاں کی تاب وتب

آپ ہیں الطافِ ربّی کا سبب　　ہے مری فردِ عمل میں صرف کھوٹ
آپ کی ہے دو جہاں پر صاحبی　　آپ کی مل جائے روزِ حشر اوٹ
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　وردِ لب ہوگا وظیفہ بس یہی
شوکتِ کون و مکاں شاہِ عرب　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
آپ نے منہا کئے دل سے تعب　　(ث)
آپ کے در سے ملی ہے ہر خوشی　　آج ہیں پلکیں مری اشکوں سے لیث
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　آنکھ میں موجود ہیں امطارِ غیث
گفتگو فرما ہوئے امّی لقب　　آپ کی چوکھٹ پہ لگنی ہے جھڑی
ششدر و حیران فصحائے عرب　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
اوڑھ لی سب نے قبائے خامشی　　(ج)
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　آپ کی مدحت کو دیتا ہوں رواج
(پ)　　کچھ نہیں اس کے علاوہ کام کاج
ہجر میں فرمائیں گے تخفیف آپ　　نعت میں گزرے گی اب تو ہر گھڑی
جب لحد میں لائیں گے تشریف آپ　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
گر کے قدموں میں کہوں گا بس یہی　　(چ)
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　آپ کی ہے سیرتِ ضو بار سچ
(ت)　　آپ کا ہر نقطۂ گفتار سچ
آپ سے ہے زندگانی کو ثبات　　یہ حقیقت مانتے ہیں غیر بھی
آپ ہیں تو سانس لیتی ہے حیات　　یا رسول اللہ انت قِبلَتی
آپ تھے معراج پر تو رک گئی　　(ح)
یا رسول اللہ انت قِبلَتی　　ہیں صحابہ کے یہ اقوالِ صحیح
(ٹ)　　آپ ہیں کونین میں سب سے صبیح

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

آپ سا کوئی نہیں ہوگا کبھی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(خ)

کہہ دیا اللہ نے اے ماہ رخ
پھیر لیں سوئے حرم ذی جاہ رخ
آپ کی جانب پھرے سب مقتدی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(د)

منبعِ علم و ادب عقل و خرد
خوبصورت آپ کے ہیں خال و خد
دل کش و رعنا ہے صورت موہنی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ذ)

جسم و جاں پر ہے شریعت کا نفوذ
روح پر تیری عقیدت کا نفوذ
فکر ہے گرویدہ و شیدا تری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ڈ)

دو جہاں اس زاویے پر ہیں اکھنڈ
آپ کے تذکار سے پڑتی ہے ٹھنڈ
آپ ہیں وجہِ قرارِ سرمدی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ر)

چھوڑ آتے تھے زمیں اپنی، شجر
لا الہ کا ورد کرتے تھے حجر
آپ کی آواز سن کے رس بھری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

کب عطا ہوگا مجھے اذنِ سفر
کب نظر چومے گی اوجِ سنگِ در
پوچھتی ہے میری آنکھوں کی نمی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

آپ ہیں صناعِ کل کے شاہکار
آپ کے اوصاف بے حد و شمار
میں ہوں بے توقیر مٹی بھر بھری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

خوش ہے کوئی پارسا اعمال پر
کوئی نازاں اپنے حال و قال پر
میں اٹھا لایا ہوں اپنی عاجزی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ز)

آپ کو اللہ نے بخشا فراز
آپ قاسم اور مختار و مجاز
مقتدر ہیں بحر و بر پر واقعی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ژ)

آپ کی جس کو عطا ہو جائے آڑ
چھو نہیں سکتا اسے دوزخ کا بھاڑ
مل گئی اس کو نجاتِ اخروی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(س)

جز معاصی کچھ نہیں ہے میرے پاس
آپ کی شانِ شفاعت پر ہے آس
آپ ہی فرمائیں گے مجھ کو بری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ش)

ہم نے چاہے جو بھی رکھی ہو رَوِش
کھینچ لیتی ہے مدینے کی کشش
آپ کی الفت نے کی ہے رہبری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ص)

میں بھی ہوں دربارِ اطہر کا حریص
رونقِ کوئے معطر کا حریص
پھر حضوری کی تڑپ دل چھو گئی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ض)

حسرتِ دیدار ہے میرا مرض
مجھ کو ہے بس ایک جلوے کی غرض
بندہ اس اعزاز کا ہے ملتجی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ط)

خدمتِ مدحت کا حاصل ہے نشاط
آپ سے رہتا ہے ربط و ارتباط
وجہِ اطمینان ہے یہ نوکری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ظ)

اس مُسَمَّط سے جڑا ہر ایک لفظ
آپ ہی کی ہے عطا ہر ایک لفظ
آپ ہی کی ہے یہ بندہ پروری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ع)

صبحِ صادق کی گھڑی بارہ ربیع
عاصیوں کے واسطے آئے شفیع
طلعتوں سے بھر گئی تیرہ شبی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(غ)

کر دیے روشن عقیدت کے چراغ
بھر لیے آبِ محبت سے ایاغ
تب کہیں یہ نعت کی دولت ملی

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

یا رسول اللہ انت قِبلَتی   طلعتِ مہرِ منور بھی ہے دنگ
(ف)   سر جھکا کر چاندنی کہنے لگی
پھر ملا ہوتا حضوری کا شرف   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
خم جبیں ہوتی مواجہ کی طرف   (ل)
چشمِ پر نم جالیوں کو چومتی   آپ کو بخشا گیا اوجِ کمال
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   آپ کا سورج نہ دیکھے گا زوال
رنگ و بو کا بام و در پر ہے غلاف   آپ کو رفعت ملی ہے دائمی
عود و عنبر ہیں یہاں محوِ طواف   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
سجدہ گاہِ مشک ہے تیری گلی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   مہر و مہ دیکھیں تو ہوجائیں خجل
(ق)   سر بہ خم ہونے لگے حسنِ غزل
میری ماں دیتی تھی اکثر یہ سبق   آپ کے تلووں میں ہے وہ دل کشی
اسمِ احمد سے ہے روشن ہر طبق   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
اور پھر وہ ایک جملہ بولتی   باعثِ آزار تھی فردِ عمل
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   حشر میں رسوائی میری تھی اٹل
(ک)   آپ کی رحمت اگر نا ڈھانپتی
یاد آتی ہے مدینے کی سڑک   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
میں جسے کہتا ہوں رشکِ ہر فلک   سنگِ در سے منسلک ہے تارِ دل
اک گلی جس میں ہے کوئے خلد کی   طالبِ دیدار ہے بیمارِ دل
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   اک جھلک سے کیجئے چارہ گری
(گ)   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
دیکھ کر پیشانیٔ اطہر کا رنگ   (م)

آپ اگر فرمائیں گے دل پر خرام   وقفِ مدحت ہے مرا اخلاصِ فن
جی اٹھے گا جاں بہ لب ادنیٰ غلام   آپ کی خاطر ہے میری شاعری
کشتِ دل ہوجائے گی پل میں ہری   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   (ں)
یاد جب آیا مدینے کا حرم   میں خس و خاشاک سے بھی کمتریں
قلب و جاں میں بھر گیا فرقت کا غم   ایک مٹھی خاک پیوندِ زمیں
پھر لگی آنکھوں میں ساون کی جھڑی   بس یہی وجہِ فضیلت ہے مری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
آپ محبوبِ الٰہی، ذی حشم   نعت کا اک حرف بھی کیسے کہوں
آپ کی مدحت کروں کیسے رقم   نوکِ خامہ کا تحیر ہے فزوں
نوکِ خامہ پر ہے طاری کپکپی   مرتعش ہے فکر کی پرواز بھی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
پڑھ کے دل سے الصلوٰۃ والسلام   جب مرے کانوں میں گونجی تھی اذاں
میں نے دیکھا جادۂ بابِ سلام   ہو گیا تھا آپ کا رتبہ عیاں
دیکھ لی ہے راہ جیسے خلد کی   بس اسی دن میں نے دل میں ٹھان لی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   یا رسول اللہ انت قِبلَتی
(ن)   آپ کی توصیف کا شیدا ہوں میں
دیکھ لے گر آپ کا رنگِ حَسن   آپ ہی کو سوچتا رہتا ہوں میں
سر بہ خم ہو جائے حُسنِ نسترن   میں تو بس اتنا کہوں گا سیدی
اور پکارے نیلوفر کی ہر کلی   یا رسول اللہ! انت قِبلَتی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی   مہبطِ انوار تیری سرزمیں
دست بستہ ہے مرا حرفِ سخن   آسماں بھی اس کا ہم پایا نہیں

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

ہے دیارِ نور سارا قیمتی
یا رسول اللہ! انتَ قِبلَتی
لفظ باہم جوڑتا ہوں نعت میں
آپ کی توصیف ہے ہر بات میں
آپ کی مدحت ہے میری نوکری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(و)

اے شہِ جود و عطا، اکرام خو
کوثر و تسنیم کا دے کر سبو
دور فرما دیجئے تشنہ لبی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی
آنکھ میں تنزیلِ خوابِ دید ہو
روئے شب یکبارگی خورشید ہو
میں بھی کہلاؤں مقدر کا دھنی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ہ)

میرے آقا! رشکِ ماہِ نیم ماہ
مجھ اماوس بخت پر کیجے نگاہ
دیجئے اک لمعۂ آسودگی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ی)

نکہتِ گل سر نہادہ رہ گئی
بوئے گل بادِ صبا سے کہہ گئی
آپ کے عارض ہیں روحِ تازگی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی
بو بکر، فاروق ، عثمان و علی
آپ کے اصحاب ہیں تارے جلی
روشنی سب کو ملی ہے دائمی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

(ے)

قلب و جاں خدام ہیں حسنین کے
شاہزادے ہیں یہی کونین کے
ہے بڑا اعزاز ان کی نوکری
یا رسول اللہ انت قِبلَتی
قبر کی تاریک راتوں کے لئے
مدحتوں کے جوڑ رکھے ہیں دیے
لائے گا اشفاق بس یہ روشنی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی
آپ کا جو نعت گو اشفاق ہے
آپ کے دیدار کا مشتاق ہے
دست بستہ کہہ رہا ہے بس یہی
یا رسول اللہ انت قِبلَتی

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

کون آیا ہے فضا جس سے مہک بار ہوئی
بزمِ کونین سجی ، بارشِ انوار ہوئی
ظلمت و جور کی دلدل میں تھی لتھڑی پھرتی
اُن کی آمد سے حیات اپنی ضیا بار ہوئی
عالمیں ششدر و انگشت بدنداں دیکھے
آدمیت کی انا سوئی تھی ، بیدار ہوئی
غم زدوں، بے کس ولاچار، زبوں حالوں پر
مائلِ لطف سدا ذات وہ غم خوار ہوئی
قلبِ پژمردہ میں جب امن وسکینت آئے
یہ سمجھ لینا فقط رحمتِ سرکار ﷺ ہوئی
گفتگو اُن ﷺ کی تو ہے وحیٌ یُوحیٰ بیشک
موعظت دانش وحکمت کا ہے معیار ہوئی
لمسِ نعلین بنا عرشِ علی کی زینت
شانِ اَوْ اَدْنیٰ شہ ﷺ ابرار ہوئی
لیں خبر آقا! کریں چشمِ کرم کی خیرات
زندگی اب تو بسر کرنا بھی دشوار ہوئی
زیب و رعنائی قرطاس وقلم میں نعتیں
لوحِ امید پہ بخشش کی ہے مہکار ہوئی
ذکرِ سرکار ﷺ سے اسلوب تخیل مہکا
کشتِ جاں تاب وتب مطلع انوار ہوئی
معتبر خوب ترین صنفِ سخن ہے تائب
نعت تخلیق ادب کا ہے جو شہکار ہوئی

عبدالغنی تائب (حافظ آباد)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

آنکھوں میں مدینہ ہے میلاد کا موسم ہے
ہر سمت اُجالا ہے میلاد کا موسم ہے
ہر سانس میں اُتری ہے مہکار درودوں کی
ہر پھول یہ کہتا ہے میلاد کا موسم ہے
آنکھوں سے رواں میری آنسو ہیں ندامت کے
ماتھے پہ پسینہ ہے میلاد کا موسم ہے
محبوب خدا کا ہے برتر ہے جو نبیوں سے
کعبے کا وہ کعبہ ہے میلاد کا موسم ہے
رحمت کا مہینہ ہے یہ ماہ ربی اوّل
ایمان ہمارا ہے میلاد کا موسم ہے
آجاؤ گنہگارو سرکار ﷺ کی محفل میں
بخشش کا زمانہ ہے میلاد کا موسم ہے
بدکار سہی لیکن ہونٹوں پہ میرے شاہدؔ
آقا ﷺ کا قصیدہ ہے میلاد کا موسم ہے

ہمایوں پرویز شاہد (لاہور)

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

قلبی تاریکیوں کا ازالہ کرو
دل میں عشق نبی ﷺ سے اجالا کرو
منت کبریا ہے ہمارا نبی ﷺ
مومنو! شکر باری تعالیٰ کرو
دھوم ڈالو محمد ﷺ کے میلاد کی
اس کا چرچا جہاں میں دوبالا کرو
یہ بڑی شان والا ہے یوم النبی ﷺ
اہتمام اس کا اعلیٰ سے اعلیٰ کرو
درس دیتا ہے اچھے عمل کا یہ دن
اپنے جرم و خطا کا ازالہ کرو

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

بن کے آیا جو سراپا روشنی اُس پر سلام
جس نے روشن کی ہماری زندگی اُس پر سلام
ہو گیا جس سے مکمل آدمی کا ارتقاء
آ گیا کردار کی تکمیل کو خود مصطفیٰ ﷺ
خیر کا رستہ کیا انسان کو جس نے عطا
جس نے بخشی آدمی کو راستی اُس پر سلام
جس نے روشن کی ہماری زندگی اُس پر سلام
عبد اور معبود کی جس نے حقیقت کھول دی
ساجد و مسجود کی جس نے حقیقت کھول دی
یعنی ہست و بود کی جس نے حقیقت کھول دی
جس نے بخشے رازہائے بندگی اُس پر سلام
جس نے روشن کی ہماری زندگی اُس پر سلام
راز ہم پر یوں کھلے تھے کب قضا و قدر کے
اُس نے عقدے وا کیے ہیں سب قضا و قدر کے
مرحلے آساں ہوئے ہیں اب قضا و قدر کے
جس نے ہم کو بخش دی یہ آگہی اُس پر سلام
جس نے روشن کی ہماری زندگی اُس پر سلام
دے دیا انسان کو صدق و صفا کا راستہ
فلسفہ ایثار کا مہر و وفا کا راستہ
راستہ جو ہے نبی ﷺ کا، وہ خدا کا راستہ
جس کی ذاتِ پاک فخرِ آدمی اُس پر سلام
جس نے روشن کی ہماری زندگی اُس پر سلام

☆☆☆

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان کے جانب سے
اہلِ اسلام کو ربیع الاوّل شریف کی آمد مبارک ہو۔

وہ ﷺ بے مثال ہیں
ان ﷺ کی مثال کوئی نہیں

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان کے استقبال ربیع الاوّل شریف کے حوالے سے دیئے گئے جناب پروفیسر منیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے طرحی مصرح پر لکھی گئی نعوت جو کہ ماہانہ نعتیہ مشاعرہ میں پڑھی گئیں۔

احباب کی محبتوں کا بہت شکریہ (ادارہ)

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

مرے حضور ﷺ سا صاحب جمال کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں اُن کی مثال کوئی نہیں
مرے حضور ﷺ کی سیرت فروغ پائے گی
یہ وہ کمال ہے جس کو زوال کوئی نہیں
مرے حضور ﷺ میری حاجتیں سمجھتے ہیں
اسی لیے مرے لب پر سوال کوئی نہیں
زمانہ رُوٹھ رہا ہے تو رُوٹھنے دو اُسے
جو وہ ﷺ مرے ہیں تو مجھ کو ملال کوئی نہیں
حضور ﷺ ہی کے کرم سے گذر رہی ہے حیات
جو یہ نہ ہو تو ہمارا بھی حال کوئی نہیں
درِ حضور ﷺ پہ جانے کی سوچتا ہوں ضرور
وہاں سے لوٹنے کا تو خیال کوئی نہیں
جہاں میں یوں تو کروڑوں ہیں عاشقانِ رسول ﷺ
مگر یہ سچ ہے کہ ان میں بلالؓ کوئی نہیں
جہاں میں صرف مدینہ ہے ایک شہرِ جمال
جہاں میں دوسرا شہرِ جمال کوئی نہیں
یہ اُن ﷺ پہ ہے وہ جسے بھی نوازنا چاہیں
منیر اس میں کسی کا کمال کوئی نہیں

پروفیسر منیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

یوں کائنات میں صاحب جمال کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں ہیں، اُن کی مثال کوئی نہیں
حضور اپنا زمانے میں حال کوئی نہیں
وقار جاتا رہا ہے، ملال کوئی نہیں
ہمیں شعورِ حرام و حلال کوئی نہیں
ہے فکر مال کی، فکرِ مآل کوئی نہیں
زوال دیکھ کے فکرِ زوال کوئی نہیں
کسی کو حسنِ عمل کا خیال کوئی نہیں
خدا بھی یکتا ہے، محبوب خود بھی یکتا ہیں
پھر اُن کے بعد کوئی بے مثال؟ کوئی نہیں
ہر ایک قول و عمل سر بسر ہدایت ہے
کسی خطا کا یہاں احتمال کوئی نہیں
نہیں ہے یوں کوئی خوش خُلق اور خوش گفتار
حضور جیسا کہیں خوش خصال کوئی نہیں
صحابہ آپ کے مثلِ نجوم روشن ہیں
کہ اُن کے بعد پھر اُن کی مثال کوئی نہیں
یہ در وہ ہے کہ جو مانگا، وہ پایا سائل نے
سوال رد ہو کسی کا؟ سوال کوئی نہیں
یہ محفلوں کا تسلسل ہے عرش اُن کا کرم
کہیں بھی اِس میں ہمارا کمال کوئی نہیں

عرش ہاشمی (اسلام آباد)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

جہاں میں مثلِ شہہِ خوش خصال کوئی نہیں
حبیبِ ربِ جہاں کی مثال کوئی نہیں
مجھے بھی روضۂ انور کی حاضری ہو نصیب
حضور ﷺ اس کے علاوہ سوال کوئی نہیں
سبھی کو دعویٰ محبت کا مصطفیٰ ﷺ سے ہے
مگر کسی میں وفائے بلال کوئی نہیں
درِ نبی ﷺ سے کہیں "ناں" اسے نہ ہو جائے
گدا کے دل میں بھی ایسا خیال کوئی نہیں
زباں پہ نعتِ پیمبر ﷺ ہمیشہ رہتی ہے
کرم ہے آپ ﷺ کا میرا کمال کوئی نہیں
ملی ہے بھیک مجھے آپ ﷺ سے بنا مانگے
کمی اے صاحبِ جود و نوال ﷺ کوئی نہیں
بروزِ حشر بچائیں گے شافعِ امت ﷺ
اسی لئے ہمیں خوفِ مآل کوئی نہیں
ازل سے تا بہ ابد شاہِ دین ﷺ سے بڑھ کر
جہاں میں صاحبِ حسن و جمال کوئی نہیں
عطائے شاہِ امم ﷺ سے جسے عروج ملا
پھر اس کے واسطے عابد زوال کوئی نہیں

عابد علی عابد (حافظ آباد)

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

حضور ﷺ میں نہ ہو ایسا کوئی کمال نہیں
پھر اس کمال کو واللہ کوئی زوال نہیں
تمہارے ﷺ حیدر و بوبکر کا تو کیا کہنا
خدا کی خلق میں دوجا کوئی بلال نہیں
درِ نبی ﷺ پہ حضوری کا پوچھتے کیا ہو
تھے اشک آنکھوں میں لب پر کوئی سوال نہیں
جہاں جہاں سے بھی گزرے تھے وہ شبِ اسرا
وہاں خیال بھی گزرے میرا خیال نہیں
میں دم بخود رہا در پر سوال کیا کرتا
وہاں تو سانس تک لینے کی بھی مجال نہیں
دلیلِ اکبرِ وحدت ہیں آپ واحد ہیں
وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی کوئی مثال نہیں
حضور ﷺ نظرِ کرم کا سوال ہے للہ
وگرنہ مجھ سے نکمے کا کوئی حال نہیں
خدا را دید کا اک جام نور کو بھی ملے
تمہارے واسطے آقا جی ﷺ کچھ محال نہیں

نور احمد نور (ناروے)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نبی ﷺ کے جیسا تو حسن و جمال کوئی نہیں
وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں
امام رب نے بنایا ہے انبیاء کا جسے
مقام ان ﷺ کا بلند ہے زوال کوئی نہیں
یہ زخم ہجر مدینے کا ہے طبیبو سنو
بنے گا ان ﷺ کے سوا اندمال کوئی نہیں
رہا درخشاں ہے ماضی چلے ہیں سنت پر
کبھی جو راستہ چھوڑا تو حال کوئی نہیں
کرم عطا ہے یہ سرکار ﷺ کی مدح گوئی
کہ اس سے بڑھ کے ملا ہے نوال کوئی نہیں
ملے ہے ان ﷺ سے اجازت تو شعر ہوتا ہے
مدح سرائی میں میرا کمال کوئی نہیں
ملے گی خلد میں معصوم پھر جگہ مجھ کو
یقین پر ہے شفاعت سوال کوئی نہیں

انعام الحق معصوم صابری۔ ملتان

☆☆☆

آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

ہو عرش و کرسی و لوح و قلم ، فلک کہ زمیں
ہر ایک شے ہے مرے مصطفیٰ ﷺ کے زیرِ نگیں
نہ ہوگا تا بہ ابد کوئی ان ﷺ سا ماہ جبیں
"وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں"
متاعِ بوسۂ نعلینِ مُصطفیٰ ﷺ پا کر
ہے اپنے بخت پہ نازاں وقارِ عرشِ بریں
نبی ﷺ کے در پہ ہے کافی زبانِ اشکِ رواں
"دُعا کے واسطے حرفِ دعا ضروری نہیں
طلب سے بڑھ کے ہے جب ملِ رہا ہی کے حضور
تو کون ہوگا جو جائے یہاں سے اور کہیں
کمالِ حسرت و حیرت سے تک رہے ہوں گے
گدائے طیبہ کو باشندگانِ خُلدِ بریں
ہے مُبتلائے مصائب تو کر ثنا اُن کی
ہے کارگر یہی نُسخہ برائے قلبِ حزیں
یہ فیصلہ ہے کلامِ خدا کا ہمزالیؔ
رضائے شاہِ زمنؐ ہے مُرادِ دینِ متیں

انجینئر اشفاق حسین ہمزالی

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

کرم ہے آپ ﷺ کا مجھ میں کوئی کمال نہیں
ستائے گردشِ دوراں کی اب مجال نہیں
جسیں حسنِ ازل نے بنا دیا ہے یوں
وہ شے ہے کون سی جس میں ترا جمال نہیں
عروج کرتا ہے ان ﷺ کا طواف دنیا میں
جوان کے عشق میں گم ہوا سے زوال نہیں
امیّہ آج بھی دنیا میں لاکھوں ہیں لیکن
کجا بلال ہو، گردِ رہ بلال نہیں
لہو سے دین بچایا جہانِ کربل میں
نبی ﷺ کی آل سی پُرنور کوئی آل نہیں
جہان والوں نے اس پہ سخن تمام کیا
وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی کوئی مثال نہیں
حصارِ صلِ علیٰ میں رہے جو شام و سحر
نہ خوف و خطرہ ہے اس کو کوئی زوال نہیں
نگاہِ لطف و کرم کیجئے مرے آقا ﷺ
پریشان امتِ نادار کا تو حال نہیں
پلک جھپکتے ہی ہو بندہ پروری ساجدؔ
بلائیں آقا ﷺ تو لگتے یہ ماہ و سال نہیں

محمد امین ساجد سعیدی (حاصل پور)

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وہ بے مثال ہیں ان ﷺ کی مثال کوئی نہیں
کہ اُن ﷺ کے جیسا بشر باکمال کوئی نہیں
خرامِ ناز سے چل کر وہ ﷺ عرش پر ہیں گئے
نبی ﷺ کی چال کے جیسی تو چال کوئی نہیں
وفاو عشق کی منزل کی رفعتوں پہ وہ ﷺ ہیں
ترے ﷺ بلال کے جیسا بلال کوئی نہیں
بلند مرتبہ جن کا خُدا نے خود ہے کیا
نبی ﷺ کی آل کے جیسی تو آل کوئی نہیں
جمیل خود ہے خدا، ہیں جمیل میرے نبی ﷺ
ہاں اُن ﷺ کے جیسا کسی کا جمال کوئی نہیں
یہ کس کے رعب سے باطل ہوا ہے زیرِ زمیں
کسی کا آپ ﷺ کے جیسا جلال کوئی نہیں
ابوبکر نے کیا مال خرچ اپنا سبھی
کہ اُن ﷺ کے مال کے جیسا تو مال کوئی نہیں
خدا نے جن کے مناقب بیان خود ہیں کئے
نبی ﷺ کے یاروں کی یارو مثال کوئی نہیں
تری حیات میں فیاضؔ اک متاع ہے یہی
متاعِ حُبِ نبی ﷺ کو زوال کوئی نہیں

ڈاکٹر سردار فیاض الحسن (مظفر آباد)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

سوائے آپ ﷺ کے دل میں خیال کوئی نہیں
اسی لئے مجھے حزن وملال کوئی نہیں
جہاں میں دوجا شہ خوش ﷺ خصال کوئی نہیں
وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں
بس ایک بار ہوا آقا ﷺ کا خواب میں جلوہ
بس اس کے بعد خدایا سوال کوئی نہیں
حضور ﷺ آپ کی آمد سے روشنی پھیلی
حضور ﷺ آپ سا روشن جمال کوئی نہیں
بس اک نگاہ سے مدحت نصیب ہوتی ہے
مرے قلم کا ذرا بھی کمال کوئی نہیں
سکون قلب کا مخزن ہے آپ ﷺ کا جلوہ
علاوہ اس کے تو لطف وصال کوئی نہیں
عروج گنبدِ خضری ہے ممبع عظمت
یہ وہ عروج ہے جس کو زوال کوئی نہیں

ابراہیم حسان (حاصل پور)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وہ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں
جہاں میں ان کی طرح لازوال کوئی نہیں
یہ ان کا فیض ہے میرا کمال کوئی نہیں
کہ دل میں ان کے علاوہ خیال کوئی نہیں
ضیائے چہرۂ اقدس سے کائنات میں نور
مرے جمیل الشیم سا جمال کوئی نہیں
رہی ہے چشمِ تمنا کو حسرتِ دیدار
بغیر اس کے ہے دل میں ملال کوئی نہیں
نمازِ عشق کے پہلے مؤذن و عاشق
ہے شش جہات میں دوجا بلال کوئی نہیں
مرے طبیب، مرے چارہ گر، مرے آقا
علاوہ آپ کے پرسانِ حال کوئی نہیں
صدی جو پانچویں، جو سال تھا اکہتروں
جہاں میں ایسی صدی، ایسا سال کوئی نہیں
علی و فاطمہ، حسن و حسین اور زینب
نبی ص کی آل سے بڑھ کر ہے آل کوئی نہیں

بشریٰ فرخ (پشاور)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

جہاں میں ان کی طرح خوش خصال کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں اُنؐ کی مثال کوئی نہیں
مدینے پاک میں جو بھی گیا خدا کی قسم
وہ خوش نصیب ہے اُس سا نہال کوئی نہیں
یوں آفتاب وقمر کہہ رہے ہیں، اُن ﷺ جیسا
حسین کوئی نہیں پُر جمال کوئی نہیں
ہر ایک بات محمد ﷺ کی کر رہی ہے اثر
جہاں میں آپ سا شیریں مقال کوئی نہیں
نہیں ہے دوسرا کوئی جو چاند کو توڑے
ہُنر میں اُن ﷺ کی طرح باکمال کوئی نہیں
بدل دیے ہیں محمد ﷺ نے رُخ ہواؤں کے
میرے حضور ﷺ سا روشن خیال کوئی نہیں
حضور ﷺ آئے تو شاداب ہو گئے صحرا
کہ آپ ﷺ سا تو یہاں نیک فال کوئی نہیں
حسنؑ کہ فاطمہ یا ہوں حُسین ابنِ علیؑ
نبی ﷺ کی آل کے جیسی تو کوئی آل نہیں
یہ کہہ رہے ہیں فرشتے بھی، جن وانساں بھی
حضور ﷺ جیسا فقید المثال کوئی نہیں

ریاض ندیم نیازی (سبی)

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

ہمیں بھی اُن کے دکھوں کا ملال کوئی نہیں
جنہیں وقارِ نبی ﷺ کا خیال کوئی نہیں

درود جب سے بنا ہے وظیفہ سانسوں کا
مری حیات میں تب سے وبال کوئی نہیں

جہاں رہے گا سدا ذکر احمد مرسل ﷺ
غم و الم کا وہاں احتمال کوئی نہیں

ہماری نعت انہی کے عطا کا صدقہ ہے
ہمارے اپنے ہنر کا کمال کوئی نہیں

سفر اُنہی نے کیا لامکان سے آگے
''وہ بے مثال ہے اُن کی مثال کوئی نہیں''

بہت سے شہر ہیں دنیا میں خوش جمال مگر
مدینے جیسا نگر باکمال کوئی نہیں

درِرسول ﷺ سے پاتا ہوں نعمتیں راشدؔ
اگرچہ میرے لبوں پر سوال کوئی نہیں

ممتاز راشدؔ (لاہوری)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

بعداز خدا وہ ذات بلاشبہ بے مثال ہے
وہ حسین وار جمند ہیں جس کی کوئی مثال نہیں

ارض وسما میں روشنی ہے اُنہی ﷺ کے نور سے
وہ ﷺ سپیدہ سحر ہیں جس کی کوئی مثال نہیں

جس گھرانے کی فراشی پہ ملائکہ کو ناز ہو
اُس دربار گھر بار کی یاں کوئی مثال نہیں

درود وسلام جو پڑھتا ہے محمد ﷺ وآل پر
اُس محب نبی ﷺ کی عظمت کو کوئی زوال نہیں

بلالؓ نام تو دنیا میں ہیں ہزاروں
مگر بلالؓ از حبش جیسا کوئی بلالؓ نہیں

شاکر جس نے دل میں محبت کی لو جگائی
یہاں وہاں اسے کوئی رنج و ملال نہیں

ماسٹر احمد مرید شاکر (میانوالی)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

''وہ بے مثال ہیں اُن ﷺ کی مثال کوئی نہیں''
کسی کو آپ ﷺ سا حاصل کمال کوئی نہیں

جمالِ خالقِ مطلق عیاں ہے چاروں طرف
کسی بھی ہستی میں اُن ﷺ سا جمال کوئی نہیں

ضرور ہوں گے فضیلت کے اور بھی ایام
نبی ﷺ کے نور کی آمد سا سال کوئی نہیں

تعلقات ہیں ایسے رسول ﷺ کے رب سے
کہ مذنبین چھڑانا محال کوئی نہیں

شب معراج بھی ساجد وصل کی راہ میں ہے
حصول اور کو ایسا وصال کوئی نہیں

محمد ساجد ڈھلوں (لاہور)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

جہاں میں ایسا حسین ماں کا لعل کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں اُن ﷺ کی مثال کوئی نہیں

انہیں کے فیض کا چشمہ ہے ہر طرف جاری
کہ اُن کے ہوتے ہوئے پائے مال کوئی نہیں

محمد ﷺ عربی کے سوا اے دیدہ وروں
کرے جو سارے جہاں کو نہال کوئی نہیں

ہم اُن کی نعت کے صدقے میں بخشے جائیں گے
اگرچہ اس میں ہمارا کمال کوئی نہیں

یہ بات سارا جہاں جانتا ہے اُن ﷺ جیسا
حسین کوئی نہیں خوش خصال کوئی نہیں

حضور ﷺ رکھیں گے میرا خیال حشر کے دن
سوائے اس کے میرے پاس ڈھال کوئی نہیں

میرے لبوں پہ نہ ہو نام میرے آقا ﷺ کا
وہ دن، وہ شب، وہ مہینہ، وہ سال کوئی نہیں

عقیل شافی کے دل میں خدا کی رحمت ہے
سوائے نعت محمد ﷺ خیال کوئی نہیں

عقیل شافی (لاہور)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

عروج و اوج رقم ہے زوال کوئی نہیں
وہ ﷺ بے مثال ہے اس کی مثال کوئی نہیں

حضور ﷺ آپ کے دم سے ہے زندگی کا وجود
حضور ﷺ آپ کے صدقے مآل کوئی نہیں

ہیں شہرِ علم محمد ﷺ تو در علی مولا
کہ در یہ چھوڑ کے جائیں خیال کوئی نہیں

حضور ﷺ آپ کے در پر کھڑا ہوا ہوں میں
مرے بھٹکنے کا اب احتمال کوئی نہیں

اذان سنتے ہی دل میں بس اک خیال آیا
وہ کیا مدینہ کہ جس میں بلال کوئی نہیں

یہ نعت آپ ﷺ کی نظر کرم کا صدقہ ہے
سو اس میں حرف و قلم کا کمال کوئی نہیں

خدا نے آپ ﷺ کو بس یہ شرف دیا ساجد
حضور ﷺ آپ کے جیسا مجال کوئی نہیں

ساجد رضا خان (جھنگ)

☆☆☆

آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

آمنہ کے لال سا جہاں میں لال کوئی نہیں
حسن و جمال میں یہاں اُن سا جمال کوئی نہیں
ویسے ہمارے ذہن میں تو پھرتے ہیں کئی خیال
پر آمنہ کے لال ﷺ سا سندر خیال کوئی نہیں
نعتِ رسول ﷺ لکھنا توفیق ہے خدا کی یہ
یہ سب اُسی کی دین ہے میرا کمال کوئی نہیں
صرف ایک بلالؓ ہے جو حسیں اذاں کہے
دل کو ہلا کے رکھدے جو اور بلالؓ کوئی نہیں
ہم ڈھونڈنے چلیں تو اُن کی مثال نہ پائیں گے
وہ ﷺ بے مثال ہیں اُن کی مثال کوئی نہیں
دوزخ سے ہم بچ سکیں ڈھونڈ کوئی تو راستہ
عشقِ نبی ﷺ کے سوا اور ڈھال کوئی نہیں
نظر کرم کرو حضور ﷺ اپنے اس غلام پر
دامن میں بھیک ڈال دو کچھ اور سوال کوئی نہیں
زندہ ہے دل مرا اُن کی ہی توفیق سے
گر دل میں ہو نہ اُن کی یاد ساگر کا حال کوئی نہیں
دل میں تمہاری دید کا طوفان غم ہے موجزن
بس دید ہو مزار کی اور ملال کوئی نہیں
ایوب ساگر (لاہور)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

اوﷺ بے مثال نیں، جیہندی مثال کوئی نئیں
سوال کیویں کراں، بن دا سوال کوئی نئیں
حسن یوسف دے زمانے تے بڑے عام نئیں چرچے
پر آقا جیسا سوہنا، کسے پایا جمال کوئی نئیں
میں کیہ لکھنا ایں، مینوں آپ لکھاندا اے خدا
کرم اُس دا، میرا اس وچ کمال کوئی نئیں
شرم آندی اے مینوں، ویکھ کے عملاں وَلے
بھیڑے عملاں توں سوا، پلے اعمال کوئی نئیں
آقا دے صدقے میں زاہد ٹری جار ہیا واں
میرے لیکھاں چ ہے لکھیا زوال کوئی نئیں
محمد حنیف زاہد (لاہور)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وہ ﷺ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں
میں امتی ہوں تو میرا کمال کوئی نہیں
خدا بھی ان ﷺ پر درود و سلام بھیج رہا
کہ اس سے بڑھ کے جہاں میں خیال کوئی نہیں
انہیں ﷺ کے نقش قدم سے ملا ہر اک رتبہ
بہت سے دیکھے موذن، بلال کوئی نہیں
جو پل رہا ہے تصور میں حسن ان ﷺ سا کہاں
کہاں سے ڈھونڈ کے لاؤں جمال کوئی نہیں

عطاء ہوئے ہیں یہ لفظ ان کے دم سے مجھے
سو کارِ سخت بھی انجم محال کوئی نہیں
ایم شیراز انجم۔ لاہور

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

دنیا نے دیکھا ایسا نوری جمال کوئی نہیں
سرورِ کونین ﷺ جیسا خوش خصال کوئی نہیں
عطائے مصطفیٰ ﷺ کی ملتی مثال کوئی نہیں
پورا نہ ہوا ہو ایسا سوال کوئی نہیں
آمد سے جن کی آئی ہے دنیا میں بہار
میرے کریم ﷺ کی طرح باکمال کوئی نہیں
آتے ہیں اسی در پہ تہی دست سوالی
رحمت کی برسات رُکتی کسی حال کوئی نہیں
جسے کہیں سے بھی کچھ حاصل ہوا نہ ہو
غنی اُسے کرنا حضور ﷺ کو محال کوئی نہیں
شعورِ غلامی اب کون سکھلائے ہمیں
کہ اب ہستی مانند حضرت بلالؓ کوئی نہیں
مواجع شریف کے سامنے جب میں پہنچوں
رہتا اس دل میں باقی ملال کوئی نہیں
بھیجتے ہیں حضور ﷺ مجھے تحائف مدینہ اکثر
ان کے پایہ کا اور زر و مال کوئی نہیں
اُم معبدؓ کی حیرت کا وہ عالم تھا کیسا
دودھ رکھنے کو اور برتن فی الحال کوئی نہیں
نسبت ہو گئی کملی ﷺ والے سے جن کی
بھری دنیا میں اُن جیسا خوشحال کوئی نہیں
گنبدِ خضریٰ کے سائے میں بیٹھ جاؤں جب
تاثیر کو اُٹھنے کی پھر مجال کوئی نہیں
حکیم اعجاز التاثیر (لاہور)

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

میرے حضور ﷺ سا اعلیٰ خصال کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں اُن ﷺ کی مثال کوئی نہیں
تلاش ملک سخن بھی ہنوز جاری ہے
مرے حضور ﷺ سا اعلیٰ مقال کوئی نہیں
مرے بھی لب پہ ہے رہتا درود ہر لمحہ
مزید اس میں کسی کا خیال کوئی نہیں
وہ بانٹتے ہیں غلاموں کو، سیر کرتے ہیں
اسی لیے کسی لب پہ سوال کوئی نہیں
یہ کائنات بھی اُن ﷺ کے قدم کا صدقہ ہے
یقیناً اس میں کسی کا کمال کوئی نہیں
درِ حضور ﷺ پہ سر رکھ دے تو بھی اے ابرار
کہ دو جہاں میں اس کی مثال کوئی نہیں
محمد ابرار حنیف مغل (لاہور)

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

شیشۂ دل میں سجائی ہے تمہاری صورت

ترجمہ کلام مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ

اے بحر سخاوت کے سب سے قیمتی موتی! آپ ﷺ پر سلام ہو، اے کائنات کے صحرا میں سب سے تروتازہ پھول، آپ ﷺ پر سلام ہو۔

آپ ﷺ پر سلام ہو، کہ آپ ﷺ وہ نور پاک ہیں کہ آپ ﷺ جیسا نور حضرت آدمؑ کی پیشانی سے (آپ کے سوا) کبھی نہ طلوع ہوا، اس کو فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں۔

آپ ﷺ پر سلام! کہ آپ ﷺ کی تلوار نے دنیا کے آئینے پر سے کفر و نفاق کا زنگ صیقل کر کے اتار دیا۔

آپ ﷺ پر سلام! کہ تیز نگاہ رکھنے والوں کو بھی پوری کائنات میں آپ ﷺ کے نور کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے سکتا۔

آپ ﷺ پر سلام! کہ آپ ﷺ کے رستے پر بچھانے کے لیے زمانے کو وہ اطلس ملا جس کا تانا بانا دن اور رات سے بنا گیا (یعنی یہ روز و شب کا نظام آپ ﷺ ہی کے لیے تیار کیا گیا ہے، یہ دنیا آپ ﷺ ہی کے لیے تخلیق ہوئی ہے۔)

آپ ﷺ پر سلام! کہ حشر کے دن آپ ﷺ کے لطف و کرم کی کنجی کے بغیر مخلوق پر شفاعت کے دروازے نہ کھل سکیں گے۔

آپ ﷺ پر سلام! کہ میں جب تک اس مشقت بھری دنیا میں رہا میرے سر میں آپ ﷺ ہی کا سودا اور میری جان میں آپ ﷺ ہی کی آرزو ہے۔

اے فخر انبیاء ﷺ! آپ ﷺ پر سینکڑوں سلام بھیج چکا ہوں۔ کاش ان ﷺ کے جواب میں (آپ ﷺ کی طرف سے) ایک ہی دفعہ وعلیکم مجھے مل جائے۔

☆☆☆

تاریخِ کائنات کا سب سے بڑا دن

(ریاض حسین چودھریؒ نے آقائے محتشم ﷺ کے یومِ ولادت کے حوالے سے ۵۰۰ بنود پر مشتمل طویل نعتیہ نظم "طلوع فجر" کہی جو جنوری ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی۔ ہر بند ۱۲ مصرعوں پر مشتمل ہے۔ اس کا پیش لفظ محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا جس میں وہ ریاض کو "نقش حسان" قرار دیتے ہیں۔ چودھری صاحب نے اس لازوال کتاب کا تعارف "تاریخِ کائنات کا سب سے بڑا دن" کے عنوان سے لکھا ہے جو پیش خدمت ہے۔)

12 ربیع الاول: تاریخِ کائنات کا سب سے بڑا دن ہے۔ یہ دن خالقِ کائنات کے سب سے بڑے بندے اور محبوب رسول ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا دن ہے۔ شب میلاد کتابِ ارتقا کا دیباچہ ہے۔ صناعِ ازل نے آقائے محتشم ﷺ کے سرِ اقدس پر عظمتوں اور رفعتوں کا تاج سجایا، پرچم شفاعت عطا کیا، سیدہ آمنہؓ کے لال ﷺ کو قبائے رحمت سے نوازا اور نبی مکرم ﷺ کو خاتمیت کی خلعتِ فاخرہ سے سرفراز فرمایا۔ محبوب ﷺ اس آئینہ خانے کے ہر عکس کو وجود تیرے ہی وجودِ مسعود کے تصدق میں ملا ہے۔ تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو یہ چاند ہوتا نہ ستارے، زمین ہوتی نہ آسمان، دامنِ ارض و سماوات میں کچھ بھی نہ ہوتا بلکہ خود ارض و سماوات بھی نہ ہوتے، محبوب ﷺ جو کچھ بھی ہے وہ آپ ہی قدموں کی خیرات ہے۔

خدائے بزرگ و برتر، اپنے ملائکہ کے ساتھ نبیِ رحمت پر درود بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ تم بھی میرے نبی ﷺ پر خوب خوب درود و سلام بھیجا کرو۔ ربِّ کائنات نے رسولِ کائنات ﷺ کو مہمانِ عرش ہونے کی فضیلت سے نوازا۔ زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں اپنے محبوب ﷺ کو عطا کیں، قیامت کا دن حضور رحمتِ عالم ﷺ کی عظمتوں کے ظہور کا دن ہے۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کو

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول اپنی امتوں کے ساتھ تاجدارِ کائنات ﷺ کے خیمۂ عافیت کی تلاش میں نکلیں گے، خورشیدِ قیامت سوا نیزے پر آگ برسا رہا ہوگا، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، شافعِ محشر ﷺ حوضِ کوثر پر پیاسوں کو پانی پلا رہے ہوں گے، رحمتِ حضور ﷺ ہم گنہ گاروں کی تلاش میں ہوگی، سب سے پہلے آقا حضور ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سب سے پہلے یتیم عبداللہ جنت الفردوس میں داخل ہوں گے، 12 ربیع الاول کو ظہورِ مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتا تو یہ سب کچھ بھی نہ ہوتا۔

اللہ اکبر، اللہ سب سے بڑا ہے۔ حضور ﷺ آپ آئے تو گلشنِ ہستی میں بہار آگئی، بنجر زمینوں کی تشنگی کا مداوا ہوا اور شاخِ آرزو پر کلیاں مسکرانے لگیں، حضور ﷺ آپ آئے تو کرۂ ارضی پر عدل کا نفاذ عمل میں آیا، حقوقِ انسانی بحال ہوئے، آدابِ زندگی ترتیب دیئے گئے، انسان کی خود ساختہ خدائی کا خاتمہ ہوا، ظلمتِ شب نے رختِ سفر باندھا اور دخترِ حوا کے پیروں کی زنجیریں کٹیں، حضور ﷺ آپ آئے تو افقِ عالم پر امنِ دائمی کی بشارتیں تحریر ہوئیں، وسائلِ قدرت پر شخصی اجارہ داریوں کے پڑے قفل ٹوٹے، آمریت کی تدفین عمل میں آئی اور قدم قدم پر جمہوری شعور کی آبیاری کا اہتمام ہونے لگا۔ نمرودیت اور فرعونیت کے قصرِ ناز میں بوس ہوئے، حضور ﷺ آپ آئے تو استحصال کی ہر شکل پر ضربِ کاری پڑی، انسان کی تذلیل کا ہر خیمہ جلا دیا گیا، ریاستی دہشت گردی کو رزقِ زمین بنا دیا گیا، خوفِ خدا سے جبینیں منور ہوئیں، ذہنوں میں تعمیر ہونے والے عقوبت خانے مسمار ہوئے، فتنہ و شر کے مراکز بند کر دیئے گئے، خودنمائی اور خودستائی کی آمرانہ خصلتوں کو اپنے ہی ملبے تلے دفن کر دیا گیا، ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے برابر ٹھہرایا گیا، حضور ﷺ آپ آئے تو معبودانِ باطلہ کی پرستش کا دور اختتام پذیر ہوا تو ہم پرستی کو ذہنِ انسانی سے کھرچ ڈالا گیا۔ جبینوں کو سجدوں کا نور عطا ہوا۔ فکر و نظر کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کے شعور سے ہمکنار کیا گیا اور ہر طرف توحید کے پرچم لہرانے لگے، حضور ﷺ آپ آئے تو تکبر اور غرور کی مشعلیں ہمیشہ کے لیے بجھا دی گئیں، قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا گیا اور جبرِ مسلسل کی آہنی دیوار کو نیست و نابود کر دیا گیا،

حضور ﷺ آپ آئے تو انفرادی اور اجتماعی سطح پر خود احتسابی کا عمل معمولاتِ روز و شب کا عنوان بنا، نسلی تفاخر کا طلسم ٹوٹا، رنگ و نسل کے بت پاش پاش ہوئے، اللہ کا دین تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آکر رہا اور اخلاقی قدروں پر مشتمل نیو ورلڈ آرڈر مرتب ہوا۔ ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے، آتش کدۂ فارس بجھ گیا، خوشبوؤں کو نئے پیرہن عطا ہوئے، شرفِ انسانی بحال ہوا، آپ ﷺ کی تشریف آوری ہر شعبۂ زندگی میں انقلاب آفریں تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی:

نسلِ آدم نیند سے بیدار ہوجائے ریاضؔ
دامنِ ارض و سما جاگے کہ آئے ہیں حضور ﷺ

12 ربیع الاول تجدیدِ عہد کا دن ہے۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے محاسبے کا دن ہے۔ عظمتِ رفتہ کی بازیابی کے سفر پر نکلنے کا دن ہے۔ اپنی ثقافتی اکائی کو تحفظ کی ردا دینے کا دن ہے۔ آج کا دن محبتیں تقسیم کرنے کا دن ہے، ناراض دوستوں کو گلے لگانے کا دن ہے، فرقہ واریت کے خیمۂ بے اماں کو نذرِ آتش کرنے کا دن ہے، از سرِ نو مکینِ گنبدِ خضرا سے رشتۂ غلامی کو استوار کرنے کا دن ہے۔

قدرت نے روشنی کے قلم سے لکھا ہے دن
کتنا عظیم ارض و سما کو ملا ہے دن
تاریخِ کائنات کی سب سے بڑی ہے رات
تاریخِ کائنات کا سب سے بڑا ہے دن

پاکستان قریۂ عشقِ محمد ﷺ ہے، ہم غلامانِ رسولِ ﷺ ہاشمی کا حصارِ آہنی ہے۔ پاکستان عالمِ اسلام کی پہلی دفاعی لائن ہے۔ یومِ میلاد وطنِ عزیز کی سلامتی کے لیے بارگاہِ خداوندی میں التجاؤں اور دعاؤں کا دن ہے، امتِ مسلمہ پر آنے والی ہر خراش پر مرہم رکھنے کا دن ہے، یہ دن پوری کائنات کے لیے عیدِ مسرت ہے۔

12 ربیع الاول کی دلنواز ساعتوں کو ہم غلاموں کا سلام پہنچے۔

☆☆☆

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

سلسلۂ نسب ۔۔۔۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

محمد سرور رانا

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ (صحیح بخاری باب مبعث النبی ﷺ) لیکن امام بخاری نے اپنی تاریخ میں عدنان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک نام گنوائے ہیں۔ عدنان بن عدو بن المقوم ابن تارح بن یشحب بن یعرب بن ثابت بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے ہیں۔ جن کا ذکر تورات میں بھی ہے، ان میں سے قیدار کی اولاد حجاز میں آباد ہوئی اور بہت پھیلی، انہی کی اولاد میں عدنان ہیں اور آنحضرت ﷺ انہی کے خاندان سے ہیں۔

ظہور قدسی

آج اس مبارک دن کی وہ مقدس گھڑی آ پہنچی جس کے انتظار میں گردش دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے۔ لاکھوں سال نرگس نے اپنی بے نوری پے آنسو بہائے۔ بزم کون ومکاں جس کے انتظار میں ازل سے چشم براہ تھی، وہ روح پرور بہار اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ چمنستان دہر میں جلوہ افروز ہوئی۔ سراج منیر کی پرکیف شعاعیں مشرق سے مغرب تک پھیل گئیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی آغوش رحمت سے لہلہا اٹھا۔ ارض وسماوی محفلوں میں لولاک لما کا شور برپا ہو گیا اور گلزار ہستی میں نور ہدایت کے رنگ مہک اُٹھے، لیل ونہار کی کروٹوں میں شوخی اتر آئی۔ مرغ چمن نے توحید کا نغمہ گنگنایا۔

آج ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت نے حقیقت کا روپ

دھارا۔ یتیم عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ، شاہ حرم شہنشاہ کونین، امام الانبیاء، حبیب کبریاء، احمد مرسل، عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرما ہوئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

ولادت

آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول ۲۰ / اپریل ۵۷۱ء پیر کے دن ہوئی۔ اسی سال اصحاب الفیل کا واقعہ پیش آیا۔ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے گھر بیت اللہ کی خود حفاظت فرمائی اور انسان کو ایٹم بم کا تصور ملا۔ اتنے بڑے ہاتھی کو ایک معمولی سی کنکری (سجیل) سے جو کہ جہنم کی آگ میں پکائی گئی تھی، ہلاک کر دیا۔ آسمانوں پر پہرے سخت کر دیئے گئے، کاہن لوگ آسمان سے باتیں سننے کے لیے جنوں کا استعمال کرتے اور لوگوں کو خفیہ باتیں بتایا کرتے۔

معروف ثناخواں شہزاد مظفر رحلت فرما گئے

ملک پاکستان کے معروف ثناخواں جناب شہزاد مظفر محکمہ تعلیم ڈائریکٹری ممبر لاہور ڈویژن تعینات ہوئے۔ اپنی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ آل پاکستان کانفرنس ایسوی ایشن، کی صدارت پر بھی فائز تھے۔ عرصہ بیس سال سے محافل نعت میں اپنی خوبصورت آواز میں اساتذہ کرام کا کلام بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے رہے۔ ماہنامہ کاروان نعت لاہور پاکستان کے ماہانہ نعتیہ مشاعرہ میں بھی تشریف لاتے تھے۔ حال ہی میں انہیں برین ہمیرج ہوا ہے جو ان کے وصال الٰہی کا سبب بنا۔ اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ۔ (الشعراء: ۲۲۳)

''(اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔''

شیاطین آسمان سے کوئی ایک آدھ سنی ہوئی بات کاہنوں کو بتلا دیتے ہیں جس کے ساتھ وہ اور جھوٹی باتیں ملا لیتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الاسلام)

آپ ﷺ کی ولادت کے سال سے ہی جنوں پر شہاب برسائے جانے لگے جنوں نے خلا میں اپنے بیٹھنے کے لیے ٹھکانے بنا رکھے تھے، اب دہکتے ہوئے انگارے ان کا تعاقب کرنے لگے، جن سے انسان کو میزائل کا تصور بھی ملا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی آپ ﷺ کی نبوت کی حفاظت کا انتظام کر دیا تھا۔

وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا۔ (الجن: ۹)

''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے، اب جو بھی کان لگاتا ہے، وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''

لیکن بعثت محمدیہ ﷺ کے بعد یہ سلسلہ بند کر دیا گیا، اب جو بھی اس نیت سے اوپر جاتا ہے انگارہ اس کی تاک میں ہوتا ہے اور ٹوٹ کر اس پر گرتا ہے۔

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ۔ (الحجر: ۱۸)

''ہاں! مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے، اس کے پیچھے دہکتا ہو (کھلا شعلہ) لگتا ہے۔'' (بشکریہ: پیغام حبیب کبریا ﷺ از محمد سرور رانا صفحہ 73-74

☆☆☆

حضور ﷺ آپ آئے تو دل جگمگائے
المدینہ پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

اللہ کا احسان عظیم۔۔۔رسول محتشم ﷺ

حضرت علامہ سید فیض عباس بخاری

حضرت نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا ہی احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انہیں (اخلاق رذیلہ سے) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب (قرآن حکیم) وحکمت (سنت) کی تعلیم دیتا ہے اور وہ ضرور اس (ایمان لانے اور آپ ﷺ کی جلوہ گری) سے قبل کھلی گمراہی میں تھے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۶۴)

اگرچہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی عالم رنگ و بو میں تشریف آوری سب انسانوں کے لیے یکساں ہے اور آپ کا وجود مسعود جملہ انسانوں کے لیے رحمت اور نفع بخش ہے مگر چونکہ آپ کے فیضانِ رحمت سے پوری طرح اہل ایمان مستفید و مستنیر ہوتے ہیں اور بالخصوص آپ کی تشریف آوری کو اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان گردانتے ہوئے تشکر و امتنان بجالانے کے ساتھ ساتھ انتہائی فرحت و انبساط کا اظہار بھی یہی اہل ایمان کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی بعثت کا احسان انہیں پر جتلایا ہے تا کہ وہ اس ''احسان عظیم'' کی زیادہ سے زیادہ قدر کریں اور اس طرح آپ کی رحمت بیکراں سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور اور فیض یاب ہوں۔

جیسے قرآن حکیم پوری انسانیت کے لیے ہدایت ہے۔ ارشاد ربانی ھے:

ھُدًی لِّلنَّاسِ یعنی قرآن تمام انسانوں کے لیے یکساں ہدایت کا سامان ہے۔ مگر

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

اس سے پوری طرح فائدہ اور نفع وہی اٹھا سکتے ہیں جن کے قلوب تقویٰ کے نور سے جگمگا رہے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ھے: ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن یعنی قرآن اہل تقویٰ کے لیے ہدایت ہے۔ اس آیت میں جو قابل غور نکات ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سب سے پہلا قابل غور نکتہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے ہوئے اپنے کلام کو تاکیدات سے موکد فرمایا ہے یعنی اولاً ''لام'' تاکید اور ''قد'' تحقیق کا لا کر کلام میں زور پیدا کر دیا تا کہ سامعین اور قارئین پوری طرح متنبہ اور آگاہ ہو جائیں کہ آیت مجیدہ کا منصوص نہایت ہی اہم اور ارفع و اعظم مضمون ہے۔

(۲) اور پھر ابتدائے کلام ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان و یقین پر اپنا احسان جتلا کر مزید تاکید فرمائی تا کہ سننے والے اور پڑھنے والے اور زیادہ آیت مجیدہ میں غور و فکر سے کام لیں۔

(۳) اس آیت مجیدہ سے یہ بھی خصوصی طور پر عیاں ہوا کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ، اللہ رب العلمین جل جلالہٗ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے بہا نعمتیں عطا فرمائیں لیکن کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا مگر جس وقت حضور نبی کریم ﷺ کو اس جہان ہست و بود میں بھیجا تو فرمایا کہ اس کا یہ احسان عظیم ہے کہ اپنا پیارا رسول ﷺ بھیجا۔

(۴) اور یہ بھی واضح ہوا کہ آپ ﷺ نہ صرف رب کی سب سے بڑی نعمت ہیں بلکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۵) اور اس آیت سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری (میلاد النبی ﷺ) کا ذکر کرنا اللہ کا پیارا طریقہ ہے۔ وہ اللہ اور خالق و مالک ہو کر جب اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری اور میلاد کا ذکر کرتا ہے تو ہم غلام اور امتی ہو کر آپ ﷺ کی تشریف آوری اور میلاد کا ذکر کیوں نہ کریں؟ بلکہ یہ آیت مجیدہ یعنی نص قرآنی ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ

ہم مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں جس خطے میں رہتے ہوں حضور اکرم ﷺ کی دنیا میں جلوہ گری کا بطور خاص ذکر کریں اور آپ کے میلاد کے موقع پر محافل میلاد النبی ﷺ کا تزک و احتشام سے انعقاد و انصرام کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمت اور خوشنودی کے مستحق قرار پائیں۔

زیر بحث قرآنی آیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بطور خاص حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی جلوہ گری کو اپنے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تصور کرتے تھے بلکہ محفلیں سجا کر اپ ﷺ کا ذکر خیر کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ اپنے حجرۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا:

مَا اَجْلَسَکُمْ؟ ترجمہ: ''آج تمہارا بیٹھنا کس لیے ہے؟ (یعنی تمہارا جلسہ منعقد کرنے کا مقصد کیا ہے؟)'' صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا:

جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی ھَدَانَا لِدِیْنِہٖ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِکَ

ترجمہ: ''آج ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حمد کر رہے ہیں جس نے اپنے فضل و کرم اور احسان عظیم سے اپنا محبوب عطا فرمایا ہے اور اپنے دین کی ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔''

یہ سن کر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَآئِکَۃَ

ترجمہ: ''تمہارے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں فخر فرما رہا ہے۔'' (المسلم، کتاب الذکر والدعا جلد دوم صفحہ ۳۴۶)

(۱) اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور سید العالمین ﷺ کی تشریف آوری اور جلوہ گری کے حوالے سے مجلس ذکر میلاد صرف ہم ہی منعقد نہیں کرتے بلکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی منعقد کرتے تھے۔

(۲) اگر محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنا اور آپ کی تشریف آوری کے حوالے سے محفل سجانا بدعت وغیرہ ہوتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے بلکہ آپ ﷺ نے تو یہاں تک

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

فرمایا کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں فخر ومباہات کا اظہار فرما رہا ہے۔

(۳) اس حدیث سے یہ بھی عیاں ہوا کہ حضور نبی کریم صاحب خلق عظیم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تصور کرتے ہوئے اپ ﷺ کا ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کو محبوب ہے۔

بات آگئی ہے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف منانے کی۔ مخالفین عام طور پر اعتراض کرتے ہیں کہ محفل میلاد بعد کی اختراع و ایجاد ہے اس کا قرآن و حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ جب کہ حضور ﷺ نے اپنا میلاد شریف خود منایا ہے، بیان فرمایا ہے اور سنا بھی ہے۔ اپنا میلاد خود منانا:

دلیل اول: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ھے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علیّ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ اس دن کا روزہ کس لیے رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس دن کا روزہ اس لیے رکھتا ہوں کہ) میں اس میں پیدا ہوا ہوں (یعنی یہ میرا یوم میلاد ہے) اور اسی دن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ (المسلم، کتاب الصیام، جلد دوم، صفحہ ۳۶۸)

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوا، میلاد منانا کوئی بدعت نہیں بلکہ آقائے کائنات باعث فخر موجودات ﷺ اپنے میلاد روزہ رکھ کر خود مناتے تھے۔

(۲) اور یہ بھی واضح ہوا کہ ہم تو یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ سال میں ایک بار ۱۲ ربیع الاول کو مناتے ہیں جبکہ حضور سید عالم ﷺ ہر پیر کو اپنا میلاد مناتے۔ گویا کہ آپ ﷺ سال بھر میں اپنا یوم میلاد کم وبیش اڑتالیس مرتبہ مناتے۔ جو لوگ خواہ مخواہ یوم میلاد منانے پر اعتراض کرتے ہیں وہ ذرا ایسی احادیث میں غور و فکر کریں۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا:

(۱) حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی

اللہ عنہما بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کچھ سنا تھا۔ (یعنی حسب ونسب رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے) نبی کریم ﷺ منبر شریف پہ جلوہ گر ہوئے اور فرمایا:

من انا؟ فقالوا انت یا رسول اللہ علیک السلام قال أنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب، ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفسا۔

ترجمہ: ''میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے سب سے بہترین مخلوق میں رکھا۔ پھر ان کے دو حصے (گروہ) کیے تو مجھے اچھے حصے میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے سب سے بہترین خاندان میں کیا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔'' (الترمذی، ابواب المناقب، جلد دوم صفحہ ۴۲۵)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں جو امور اور نکات سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) میلاد شریف بیان کرنا کوئی بدعت اور اختراع نہیں بلکہ سنت مصطفیٰ ﷺ ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے خود منبر شریف پہ کھڑے ہو کر اپنا میلاد بیان فرمایا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کی محفل میں کیا بیان ہوتا ہے؟ اس محفل میں حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر، آپ کے حسب ونسب کا ذکر، آپ کے فضائل وکمالات کا ذکر، اگر غور کریں تو یہی باتیں خود حضور ﷺ نے اپنی زبان حق بیان سے فرمائی ہیں۔ حضور ﷺ ساری مخلوق میں سب سے بہتر اور افضل ہیں۔

(۲) آپ ﷺ ہمیشہ بہترین جماعت میں رہے۔

(۳) آپ ﷺ سب سے بہترین قبیلہ میں رہے۔

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

(۴) آپ ﷺ کا خاندان سب سے بہتر ہے۔

(۵) آپ ﷺ کی شخصیت سب سے ارفع واعلیٰ ہے۔

(۶) آپ ﷺ حسب ونسب کے لحاظ سے ممتاز ومنفرد اور افضل واعلیٰ ہیں۔

(۷) اس حدیث میں لفظ ''خیر'' بار بار استعمال ہوا ہے جو قابل غور اور لائق التفات ہے یہ اس بات کی واضح طور پر نشاندہی کرتا ہے کہ آپ ﷺ کے آباؤاجداد کفر وشرک سے پاک تھے کیونکہ کفر وشرک تو شر ہے اور اسلام وتوحید خیر ہے۔

دلیل ثانی: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفٰی قریشا من کنانۃ واصطفٰی ہاشما من قریش واصطفانی من بنی ہاشم

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو منتخب فرمایا۔'' (الترمذی، ابواب المناقب جلد دوم، صفحہ ۵۲۴)

اس حدیث سے یہ حقیقت روز روشن کے طرح عیاں ہوگئی کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا۔ مزید یہ کہ حسب ونسب کے اعتبار سے آپ ﷺ انتہائی رفعتوں پہ فائز ہیں۔

دلیل ثالث: حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ اصحاب رسول ﷺ سے روایت کرتے ھیں کہ انھم قالوا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اخبر ناعن نفسک فقال، دعوۃ ابی ابراھیم وبشریٰ عیسیٰ (علیہ السلام) ورأت امی حین حملت کانہ خرج منھا نور اضاءت لھا بصریٰ من ارض الشام

ترجمہ: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں اپنی ذات اقدس کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا اور (جناب) عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں اور (میں اس خواب کی تعبیر ہوں) جو میری والدہ نے دیکھا جب وہ حاملہ ہوئیں گویا ان سے نور نکلا جس سے ملک شام کا

بصریٰ شہر روشن ہو گیا۔'' (الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۴۶) دلیل رابع: حضرت ابو العجفاء رضی اللہ عنہ کا بیان ھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

رأت امی حین وضعتنی سطع منھا نور اضاءت لھا قصور بصریٰ

ترجمہ: ''میری والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب انہوں نے مجھے جنا کہ ان سے نور ظاہر ہوا جس سے بصریٰ کے محلات روشن ہو گئے۔'' (الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۴۶)

دلیل خامس: ایک اور موقع پر حضور اقدس ﷺ نے اپنا میلاد بیان کرتے ہوئے فرمایا: انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ و ساخبر کم باول امری انا دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وخرج منھا نور ساطع اضاءت منہ قصور الشام

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین کے درجہ پر ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے درمیان تھے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے موقع پر دیکھا تھا۔ بوقت ولادت اتنا نور چمکا کہ اس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔'' (المشکوٰۃ، باب فضائل سید المرسلین صفحہ ۵۱۳)

۱۔ ان تینوں احادیث سے بھی واضح ہو گیا کہ میلاد بیان کرنا حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ظاہر ہے دین میں جس کام کی اصل موجود ہو وہ بدعت کیسے ہو سکتی ہے۔

۲۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے آپ کے میلاد کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے واضح الفاظ میں ان سے اپنا میلاد بیان فرمایا۔

۳۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم علماء کرام سے حضور اکرم ﷺ کے میلاد کے حوالے سے پوچھتے رہا کریں تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت پر عمل ہو۔

۴۔ یہ بھی ثابت ھوا کہ آپ ﷺ دعائے ابراہیمی رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ (اے اللہ! ان میں انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول بھیج دے) کے مصداق بن کر تشریف

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

لائے۔ چنانچہ ابو العالیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی اے میرے پروردگار میری اولاد میں ایک رسول بھیجنا! تو جواب آیا۔ تمہاری یہ دعا قبول ہوئی اور یہ نبی آخری زمانے میں مبعوث ہوں گے۔ (خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۹)

جناب ضحاک فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری آمد کی میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت دعا مانگی جب وہ بیت اللہ شریف کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔'' (خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۹)

۵۔ اور یہ واضح ہوا کہ حضور اقدس ﷺ بشارت عیسیٰ بن کر عالم رنگ و بو میں جلوہ گر ہوئے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو آپ کی تشریف آوری کی خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا تھا: مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

ترجمہ: ''میں تمہیں اپنے بعد آنے والے عظیم رسول کے بارے میں خوشخبری سناتا ہوں جن کا اسم گرامی احمد ہوگا۔'' (القرآن)

۶۔ اس حدیث سے یہ روشنی بھی ملی کہ حمل کے دوران آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات جگمگا اٹھے۔

ذرا اندازہ لگایئے کہ حضور اقدس ﷺ کے چمکتے ہوئے نور میں آپ کی والدہ اتنی دور شام کے محلات دیکھ لیتی ہیں تو جو خود پیکر نور ہے اس کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا؟

دلیل سادس: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا میلاد بیان کرتے ہوئے فرمایا: بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ ترجمہ: ''مجھے اولاد آدم کے بہتر زمانے میں پیدا فرمایا گیا ہے، زمانے کے بعد زمانہ گذرتا آیا۔ یہاں تک کہ میرا جلوہ اس زمانے میں ہوا۔''

(البخاری، مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین صفحہ ۵۱۱)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے دنیا میں اپنی جلوہ گری کا ذکر فرمایا ہے تو یہ ذکر

میلاد نہیں تو اور کیا ھے؟

دلیل سابع: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب میسرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی ال غنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی عامۃ۔

ترجمہ: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ میری ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی ہے۔ ساری زمین میرے لیے مسجد اور پاک قرار دی گئی ہے کہ میرا امتی جہاں نماز کا وقت پائے پڑھ لے۔ میرے لیے غنیمتیں حلال فرما دی گئیں جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں فرمائی گئیں۔ مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا جاتا تھا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔'' (البخاری، المسلم، المشکوۃ باب فضائل سید المرسلین صفحہ ۵۱۲)

اس حدیث مبارکہ میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنے دیگر انفرادی اور خصوصی فضائل و مناقب اور محاسن و محامد کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر بعثت الی عامۃ فرما کر اپنی تشریف آوری کا ذکر کیا اور بلاشبہ اسی کا نام میلاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے فہم عطا کرے۔

دلیل ثامن: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فضلت علی الانبیآء بست اعطیت بجوامع الکلم و نصرت بالرعب و احلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

ترجمہ: ''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیاء کرام علیہ السلام پر فضیلت دی گئی ہے ۔ مجھے جامع گفتگو (الفاظ مختصر مگر مطالب زیادہ) کا کمال دیا گیا ہے • رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے ۔ میرے لیے غنیمتیں حلال فرما دی گئیں ۔ تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی اور مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے ۔ (المسلم)

مندرجہ بالا حدیث میں بھی بطور خاص حضور اقدس ﷺ نے ،، ارسلت الی الخلق کافۃ،، فرما کر اپنی تشریف آوری اور جلوہ گری کا بیان فرمایا ہے اور یہی چیز محفل میلاد میں بطور خاص بیان کی جاتی ھے ۔

دلیل تاسع: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام عرض گذار ہوئے:

متیٰ وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد ۔

ترجمہ: ''آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔'' (الترمذی ابواب المناقب جلد دوم صفحہ ۵۲۵)

محفل میلاد میں حضور اقدس کے فضائل وکمالات اور نبوت و رسالت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے بیان فرمایا۔

دلیل عاشر: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال ۔

(المشکوۃ، باب فضائل سید المرسلین)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اور عمدہ افعال کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔''

اس حدیث میں بھی حضور معلم الاخلاق ﷺ نے اپنی بعثت اور جلوہ گری کے مقصد کو بیان فرمایا ہے اور یہی کچھ میلاد النبی ﷺ کی محافل و تقاریب میں بیان ہوتا ہے ۔ اللہ

تعالیٰ ہمیں تدبر و تفکر اور فہم حدیث کا ملکہ عطا فرمائے اور ہم میلاد النبی ﷺ کی محفلیں سجا کر لوگوں کو عظمت رسول ﷺ سے اور محبت مصطفیٰ ﷺ سے آشنا کرے۔

میلاد النبی ﷺ اور آمد رسول ﷺ ایک ایسا ایمان پرور موضوع ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء و مرسلین کا خاص موضوع رہا ہے انبیاء کرام علیہ السلام اپنی اپنی امت کو آمد مصطفیٰ ﷺ سے آگاہ کرتے رہے بلکہ بحکم خداوندی ان کے مبعوث ہونے کی صورت میں ان پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا عھد و پیماں لیتے رھے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد اللہ کے حضور یوں التجا کی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰی □ تِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! اور بھیج دے ان (ہماری اولاد) میں ایک عظیم الشان رسول انہیں میں سے جو ان پر تری آیات تلاوت کرے اور انہیں تیری کتاب اور اس کے حقائق و معانی اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تذکیہ نفس کرے انہیں اخلاق رزیلہ سے پاک کرے اخلاق جمیلہ کا پیکر بنادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۹)

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی اور حضور ﷺ آپ کی اولاد سے شریف لائے۔ اگر غور کریں تو یہ دعائیہ کلمات بھی ہیں اور آمد و میلاد مصطفیٰ ﷺ کا بیان بھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر کہا یہی وجہ ہے کہ مقام ابراہیم کو باقی رکھا گیا ہے جو میلاد مصطفیٰ ﷺ کے بیان کی حسین یادگار ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی تشریف آوری سے پونے چھ سو سال پہلے دریائے اردن کے کنارے اپنی امت کو جمع کر کے بہت بڑے اجتماع میں آمد

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

رسول ﷺ کی بشارت دیتے ہوئے کہا: ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

ترجمہ: ''اور تمہیں ایک ایسے عظیم الشان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا اسم گرامی احمد ہے۔'' (سورۂ صف آیت ۶)

سبحان اللہ! چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آمدو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق یہ جملہ تاریخ ساز تھا بڑا اہم تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس جملہ کو قرآن میں جگہ دی قرآن کا حصہ بنایا۔

لاریب توراۃ، انجیل، زبور اور دیگر صحائف میں آپ کی تشریف آوری کی بشارتیں دی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ آپ کی آمد کے منتظر رہے آپ کی زیارت کے مشتاق رہے اور آپ کے ہجر و فراق میں تڑپتے رہے آپ کی محبت میں شب و روز گزارتے رہے جیسے تبع حمیری ایک ہزار سال قبل علماء کرام سے آپ کی آمد کے متعلق سن کر فریفتہ ہو گیا اور غائبانہ ایمان لایا۔

(بشکریہ میلادِ حضور ﷺ از صلاح الدین سعیدی) ☆

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان کے جانب سے

اہلِ اسلام کو ربیع الاوّل شریف کی آمد مبارک ہو۔

آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

حلیمہ سعدیہ

دولتے ہست کہ یابی سرراہے گاہے

(جناب حسن اختر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب وسلموا تسلیما سے اقتباس)

شرفائے عرب کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کی اولین دور کی پرورش صحرا میں کرواتے تھے۔ دستور تو اچھا تھا کہ بچے وہاں سے سخت کرخت گٹھیلے نکلتے تھے۔ صحرا کی بے تکلف زبان سیکھتے تھے اور فطرت سے اتنے قریب رہنے کی وجہ سے جو نیک خصلتیں ان میں پیدا ہوتی تھیں وہ تادم حیات انکا ساتھ دیتی تھیں۔ اب ہم اس بستی بنو سعد قبیلہ ہوازن میں داخل ہوتے ہیں۔ جدہ محترمہ حلیمہ کی زیارت کے لیے۔ اس صحرا میں داخل ہوتے ہی ہماری جماعت کا مجنوں سجدے میں گر جاتا ہے۔ ''آغشتہ ایم ہر سر خارے بہ خون دل'' ''اسی صحرا میں شاید کھو گیا دل'' ''انہیں کانٹوں میں ہے شاید مرادل'' ارے آگے چلو مجنوں۔ وہ وادی کی آخری جھونپڑی شاید جدہ حلیمہ کی ہے۔

''کہے دیتا ہے ان ذرّوں کا نور
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے''

☆ کون ہو تم لوگ کیوں آئے ہو۔ سونا چاندی تو یہاں ہوتا نہیں مگر تم شاید اونٹ چرانے آئے ہو۔

☆ سلام جدہ محترمہ: ہم پندرہ سو سال بعد یہاں پہنچے ہیں۔ ہم اونٹ چرانے نہیں آئے۔ ہم آپ سے اپنے آقا جی ﷺ کے بچپن کا حال سننے آئے ہیں۔ جو آپ سنانا پسند فرمائیں۔ ہم آپ کے غلام ہیں آپ اگر حکم دیں تو فوراً واپس چلے جائیں گے۔ آپ کو کوئی زحمت نہیں دیں گے۔

☆ ہنسی آرہی ہے مجھے تم لوگوں کی ناسمجھی پر۔ صحرائی عرب کی ضیافت سخاوت مہمان نوازی کی تم کو خبر بھی نہیں ہوئی۔ اب جب تم مہمان کی حیثیت سے لمبا پندرہ سو سال کا سفر کر کے حارث بنو سعد کے جھونپڑے کے سامنے کھڑے ہوئے ہو اور حلیمہ سعدیہ

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

سے بات کر رہے ہو تو کیا تم سمجھتے ہو کہ تم کو ہم بغیر ضیافت کے واپس جانے دیں گے۔ ارے ہم تو مہمان کا تعاقب کر کے گرفتار کر کے لاتے ہیں اس کی ضیافت کرتے ہیں اس کو اپنے اونٹ، بکری کا دودھ پیش کرتے ہیں۔ اس کی چھاگل کو پانی سے بھر کر پھر اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنا سفر آگے جاری رکھے۔

مسافر گانے لگا............ ''بنتی ہے بیاباں میں صدیقی و فاروقی''

☆ ارے یہ کون ہے جو ہر وقت گانے لگتا ہے۔

☆ جدہ محترمہ: معاف کر دیجئے اسے۔ آقا جی ﷺ کے غلاموں میں سے ایک ہے۔ آج کچھ جنون زیادہ ہے۔ آپ: جب آقا جی ﷺ کا تذکرہ شروع کریں گی، تو یہ خاموش مودب ہو جائے گا۔ آنکھیں بھی خشک رکھے گا۔

☆ اچھا بچو سنو۔ میں حلیمہ سعدیہ ہوں۔ تمہارے آقا جی ﷺ کی دوسری ماں۔ میری محترمہ بہن آمنہ نے مجھے اپنے بچے کی ماں بنا کر مکہ سے روانہ کیا تھا۔ کہانی لمبی ہے۔ ہم کو

خبر غم۔۔۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

سفیر عشق رسول ﷺ، مفسر قرآن، مصنف کتب کثیرہ، نعتیہ ادب کے کہنہ مشق ادیب و سکالر، محقق عصر، استاذ الاساتذہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب وصال فرما گئے۔ آپ سابق وائس چانسلر محی الدین اسلامک یونیورسٹی آزاد کشمیر، سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج فیصل آباد، سابق ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد، سابق چیئرمین نعت اکیڈمی اور صدر مجلس سیرت فیصل آباد، صدر مرکز تحقیق فیصل آباد، عربی زبان و ادب کے اہم سکالر اور نعتیہ ادب کے محقق و نقاد تھے۔۔۔ اللہ کریم انکی دینی و علمی کاوشوں پر ان کے درجات بلند فرمائے آمین

قیس سا پھر کوئی اٹھا نہ بنو عامر میں
فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی شخص

تو تم لوگوں کی اس ایجاد کلنڈر کا پتہ نہیں ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ میرے قریشی بیٹے ابن عبداللہ جن کو تم اس وقت ''آقا جی'' کہہ رہے ہو وہ ابھی ایک سال بعد پیدا ہونے والے تھے کہ ابرہہ ہاتھی لے کر چڑھ دوڑا تھا اور اس کو چڑیوں نے بھوسا بنا دیا تھا۔ ہم اس وقت سمجھ گئے تھے کہ اب کوئی بڑی ہستی پیدا ہونے والی ہے۔ اس سال کو ہم عرب میں ہاتھی کا سال ''عامۃ الفیل'' کہتے ہیں۔ اگلے سال کا پھر اہم ترین واقعہ میرے قریشی بیٹے، ابن عبداللہ کی پیدائش ہے۔ اس وقت تو اس کو کسی نے نہیں مانا تھا سوائے عبدالمطلب کے اور آج سب ہی مانتے ہیں۔ ماننا ہی پڑا ہے۔ ''حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی''۔

بنو سعد کی زبان کی فصاحت کی ایسی قدر تھی کہ مکہ کے شرفاء بچوں کو بنو سعد کی عورتوں کو دودھ پلانے کے لیے دیتے تھے۔ بنو سعد کی عورتیں سال میں دو دفعہ مکہ آتی تھیں۔ اس دفعہ جب میں آئی تو قسمت ایسی تھی کہ میرا خاندان غربت کا شکار تھا۔ اونٹنی ہماری بیمار تھی ایک گدھی سواری کے لائق تھی وہ بھی اتنی لاغر تھی کہ وفاداری کے زور پر چل رہی تھی۔ ساتھ والیاں پہلے پہنچ گئیں اور انہوں نے امراء کے بچوں کو لے لیا۔ ایک قریشی بچہ ابن عبداللہ باقی تھا۔ تھا تو سرداروں کے خاندان کا مگر یتیم تھا۔ باپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ دادا کے نو بیٹے زندہ تھے اور متعدد بیٹیاں۔ اس خاندان سے معاوضہ ہی مل جانا مشکل تھا اور انعام و اکرام تو دور کی چیز تھی۔ بہ ہر حال اس بچہ کی ماں کے پاس پہنچی۔ صورت دیکھی تو معلوم ہوا کہ محبت اور خلوص مجسم۔ بچہ دیکھا سفید دودھیا کپڑے میں لپٹا ہوا اور ایک ہری حریر کی چادر عورت کا پیار، بچہ کے لیئے جس کا کوئی نام نہیں ایجاد ہوا امنڈ کر آیا۔ بچہ نے آنکھ کھول دی اور مسکرایا۔ اب تو کچھ سوچنے کے لیے باقی نہیں تھا۔ بس اٹھا لیا گود میں۔ کیا خوشبو تھی اس بچے میں......!! ارے بھئی یہ اسپرے پرفیوم والی خوشبو نہیں تھی۔ یہ جنت سے آنے والی ہوا کی خوشبو تھی۔ یہ صرف اس کو ملتی ہے جو اس کا اہل ہو۔ یہ خوشبو نہ بکتی ہے نہ خریدی جا سکتی ہے۔ بس جس کو عطا ہو گئی وہ خوش قسمت ہے وہ بس درود پڑھے۔ وہ تمہارے لاہوری اقبال نے کہا ہے۔

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

"دولتے ہست کہ یابی سر راہے گاہے"

"کبھی کبھی ایک خاص دولت راہ چلتے مل جاتی ہے"

بس مل گئی مجھے دولت عظیم۔ بچہ کو دودھ پیش کیا، اس نے مسکرا کر قبول کیا۔ دوسری طرف سے پیش کیا تو چھوڑ دیا مجھے خیال آیا کہ اس بچے نے اپنے دودھ شریک بھائی کے لیے چھوڑا ہے۔ کچھ باتیں بغیر الفاظ کے دل میں اتر آتی ہیں اور یقین آ جاتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات تھی۔ بچہ مجھے مل گیا اب واپسی میں تو میری گدھی سب سے تیز چل رہی تھی۔ ایک زبان کی تیز عورت نے کہا کہ "حلیمہ تمہاری گدھی چل رہی ہے کہ دوڑ رہی ہے یا ناچ رہی ہے"۔ اس کا جواب تو خاموشی ہی تھی۔ مگر گھر پہنچ کے معلوم ہوا کہ ہمارے گھر پر برکتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ پہلے میں اپنے ایک بچے کا بھی پیٹ نہیں بھر سکتی تھی مگر اب دونوں بچے مطمئن مسرور سوتے تھے۔ اونٹ اون اور گوشت سے بھر گئے۔ اونٹنی دودھ سے بھر گئی۔ بکریاں چراگاہ سے دودھ سے چھلکتی آتی تھیں۔ جب یہ بچہ میرے سینہ سے لگتا تھا تو مجھے ایسا سکون ملتا تھا کہ ایسا سکون مجھے کبھی نہیں ملا۔ یہ بات میں نے دوسرے لوگوں سے اسی زمانے میں کہی تھی اور شاید چند مورخین نے اس کو تاریخ میں جگہ بھی دی ہے تم خود ڈھونڈھ لو۔ (قسطلانی مواہب لدنیہ۔ ابن ہشام سیرت النبی۔ طبقات ابن سعد۔ ابن کثیر البدایہ والنہایہ)

☆☆☆

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ
عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن
وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

جامعہ دخترانِ اسلام موہنی روڈ لاہور

محافل میلاد النبی ﷺ۔۔۔کب اور کیسے

علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ حصول نعمت پر اظہار مسرت کرتا اور زوال نعمت پر غمگین ہو جاتا ہے چونکہ یہ دونوں باتیں فطری اور انسانی جبلت وطبیعت کا لازمی جزو ہیں اس لئے ان کے حصول کے لئے کسی ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ کوئی رکاوٹ ان سے باز رکھنے میں کارگر ثابت ہوسکتی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ (القرآن، سورۃ النحل آیت ۱۸)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں گن نہیں سکتے۔

لیکن ان تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی اصل سرکارِ دوعالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے پورے کرہ ارض پر ایک انقلاب بپا ہوا۔

گمراہی، ہدایت سے بدلی، کفر کی جگہ اسلام آیا، فحاشی وعیاشی کی جگہ اخلاق حسنہ کا دور دورہ ہوا، یتیموں کو والی اور بے سہاروں کو سہارا ملا، عورت کی عزت و ناموس کو تحفظ حاصل ہوا اور ظلم وتشدد کی جگہ عدل وانصاف کا علم بلند ہوا۔ غرضیکہ قرآن پاک کی زبان میں جہنم کے کنارے پر پہنچی ہوئی انسانیت جنت کی طرف رواں دواں ہوئی اور جہنم میں گرنے سے بچ گئی۔

ایسی عظیم المرتبت شخصیت جن کی آمد سے کائنات میں بہار آئی ان کی ولادت باسعادت پر کسے خوشی نہ ہوگی انسان تو درکنار، بے زبان چوپائے بھی باعث تخلیق کائنات کی آمد پر شاداں ہیں کیونکہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنی چادر رحمت کے

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

سائے میں نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات اور پرندوں تک کو جگہ دی لہٰذا عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا اور اس پر مسرت موقع کو عید قرار دینا یقیناً انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور تمام سلیم الفطرت انسان عید میلاد النبی ﷺ کو تمام عیدوں سے بڑھ کر عید قرار دیتے اور اسے منانے کے لئے پورے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آئے ہیں۔

چنانچہ امام احمد بن قسطلانی شارح بخاری بزبان امام جزری روایت کرتے ہیں۔ ''اہل اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے مہینے میں ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ خوشی کے ساتھ ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے، ان راتوں میں خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ ﷺ کا میلاد پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے اور میلاد شریف منانے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا۔ (مواہب اللدنیہ وزرقانی جلد اول ص 163-64)

تفسیر روح البیان میں آیت کریمہ ''محمد رسول اللہ'' عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحت لکھتے ہیں۔ ''ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور میلاد شریف منانا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے''۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں وہ طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اس مقدس محفل کی

برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے امام جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی رحمت و برکت سے امن رہتا ہے اور حصول مراد کی خوشخبری حاصل ہوتی ہے۔ (روح البیان جلد 9 صفحہ 56)

لیکن دنیا بھر کے مسلمان جہاں ربیع الاول شریف میں عید میلاد النبی ﷺ کا جشن مناتے اور اپنے ہادی و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ ہائے عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں وہاں کچھ لوگ اس تقریب سعید کو اچھا نہیں سمجھتے۔ عید میلاد النبی ﷺ کے منکرین کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اہل عرب محافل میلاد کا انعقاد نہیں کرتے لہٰذا ہمیں بھی نہیں کرنا چاہیے۔ اس اعتراض کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ہم شریعت کے پابند ہیں اہل عرب کے نہیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل عرب کے ہاں محافل میلاد کا انعقاد نہایت اعلیٰ درجے کے اہتمام کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں علماء عرب کے اقوال اور اس بابرکت تقریب کے انعقاد کے لیے اہل عرب کے جذبہ ایمان سے آگاہی کے لیے درج ذیل سطور کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

شیخ محمد رضا سابق مدیر مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ (مصر) لکھتے ہیں۔

''امام ابوشامہ شیخ نووی فرماتے ہیں ہمارے دور کی نئی مگر بہترین اختراع آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کا جشن منانا ہے جس میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات، محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسن سلوک کے علاوہ اُمتیوں کی سرکار دوعالم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور اہل محفل کے دل میں آپ کی عظمت و فضیلت کی پختگی اور آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر و اطمنان کا احساس دلاتی ہیں''۔

امام سخاوی فرماتے ہیں میلاد شریف (مروجہ) کا رواج رسول اکرم ﷺ کے وصال کے تین صدی بعد ہوا کہ اس کے بعد سے تمام ممالک و امصار میں مسلمانان عالم عید میلاد

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

النبی ﷺ مناتے چلے آ رہے ہیں۔ سلاطین اسلام میں اس طریقہ کو رائج کرنے والے سب سے پہلے بادشاہ، شاہ اربل سلطان مظفر ابوسعید تھے جن کی فرمائش پر حافظ ابن رحیہ نے اس موضوع پر ایک کتاب "التنویر فی مولد البشیر النذیر" لکھی تھی۔
(شیخ محمد رضا "محمد رسول اللہ" (اردو) ص33,32 مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

ڈاکٹر علی الجندی دور رسالت، خلفائے راشدین کے زمانے اور بنو امیہ کے دور میں عید میلاد النبی ﷺ کو اس اہتمام کے ساتھ نہ منانے کی وجوہات بھی بتاتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ "چونکہ یہ تقریب خود سرکار دو عالم ﷺ کی ذات والا صفات سے متعلق تھی اور آپ دیگر سلاطین کی طرح اپنی تشہیر نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ تواضع اختیار فرماتے اس لیے آپ نے اس انداز میں عید میلاد کو رواج نہیں دیا۔

خلفائے راشدین میں پہلے دو خلفاء کا دور جہاد اور اسلامی حکومت کے قیام کا دور تھا جب کہ تیسرے اور چوتھے خلیفہ کا دور حکومت فتنہ و فساد کا زمانہ تھا اس لیے ان کی کامل توجہ ان امور کی طرف رہی اور جشن میلاد کی طرف زیادہ توجہ نہ ہو سکی۔ بنو امیہ کے دور میں فتوحات کا سلسلہ وسیع تھا نیز اس دور میں بغاوتوں کا قلع قمع کرنے کی طرف توجہ زیادہ تھی لہٰذا اس طرف کما حقہ توجہ نہ دی جا سکی۔ (ڈاکٹر علی الجندی، نفخ الازہار فی مولد المختار ص130 مطبوعہ مجمع البحوث الاسلامیہ ازہر مصر)

ڈاکٹر علی الجندی مختلف سلاطین کے دور میں ہونے والی تقریبات میلاد کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ یہ تقریب سرکاری سطح پر نہایت دھوم دھام اور جوش و خروش کے ساتھ منائی جاتی تھی۔ اس مختصر مقالے میں اس تمام تفصیل کا ذکر کرنا تو ممکن نہیں البتہ اجمالاً ان ادوار کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن میں سلاطین مصر اور دیگر حکمران اپنے اپنے دور میں حکومتی سطح پر تقریب مناتے تھے۔

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ امام سیوطی کے بقول سب سے پہلے جشن میلاد النبی ﷺ شاہ اربل ابوسعید بن زین الدین علی بن بلتکین نے منایا، لیکن صحیح بات یہ

ہے کہ اس تقریب کا آغاز فاطمی دور سے ہو چکا تھا۔

فاطمی حکومت کے بعد ایوبیہ دور حکومت آیا تو سرکاری سطح پر تمام تقریبات کا اہتمام ختم کر دیا گیا لہٰذا یہ تقریب چھوڑ دی گئی۔ لیکن مصری عوام نے اسے اپنے طور پر جاری رکھا۔ ایوبیہ حکومت کی عدم توجہ کے باوجود موصل کے حکمرانوں میں سے ایک اربل کے حکمران مظفر الدین نے میلاد النبی ﷺ کے جشن کا اہتمام کیا اور نہایت اچھے طریقے سے اسے منایا۔

مغرب بعید میں سلطان شیخ ابو العباس احمد المنصور العرفی جو صاحب سبتہ کہلاتے تھے اور انہوں نے دسویں ہجری کے آخر میں زمام حکومت سنبھالی، اس بہترین عمل کو رواج دیا۔

آل زیان کے حکمران نہایت عمدہ طریقے پر محافل میلاد کرتے تھے۔ بالخصوص ان میں سے ایک حکمران ابوحمو موسیٰ بن یوسف زیانی نے تو اس سلسلے میں تمام حکمرانوں سے سبقت حاصل کر لی یہ بادشاہ بارہ ربیع الاول کی رات کو ایک بہت بڑا عمومی اجتماع منعقد کرتا تھا۔ دعوت عام ہوتی اور اس میں امیر و غریب، غنی و فقیر، امیر و گدا سب جمع ہوتے تھے۔ 872ھ میں سلطان الاشراف قائتبائی نے جب مصری حکومت کی زمام اقتدار سنبھالی تو اس نے یہ میدان جیت لیا کیونکہ اس دور میں میلاد النبی ﷺ کا جشن پچھلے دور کے تمام حکمرانوں کے انتظامات سے فوقیت حاصل کر گیا۔

الظاہر برقوق کے دور حکومت (780ھ) میں بھی اس تقریب سعید کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور سلطان نے اس کے اہتمام کو حد کمال تک پہنچایا سلطان جقمق کے دور میں بھی جشن میلاد کا اہتمام تھا۔ علی پاشا مبارک کہتے ہیں "سلطان الظاہر ابوسعید جقمق کے دور میں مجلس میلاد کا اہتمام برقوق کے دور سے بڑھ گیا تھا۔ بالخصوص صدقات و خیرات میں اضافہ ہوا"۔

906ھ میں ابونصر قالغوغوری نے بھی اس بات کی طرف خصوصی توجہ دی۔ (ڈاکٹر علی الجندی، نفخ الازہار فی مولد المختار ص130 مطبوعہ مجمع البحوث الاسلامیہ ازہر مصر) مختلف

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

سلاطین مصر اور دیگر حکمرانوں کے ادوار میں سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں منائی جانے والی محفل میلاد سے متعلق یہ اجمالی رپورٹ تھی۔

آیئے ایک ہلکا سا جائزہ اس طریق کار کا بھی لیتے ہیں جو سلطان تلمسان کے دور میں اپنایا گیا۔ جس سے باقی تمام حکمرانوں کے بارے میں بھی اندازہ ہو جائے گا کہ وہ اس عظیم المرتبت جشن کو کس عقیدت وعظمت سے مناتے تھے۔

سلطان تلمسان کے کارندے، معززین کے مشوروں سے شب میلاد النبی ﷺ میں ایک عام دعوت کا اہتمام کرتے تھے جس میں بلا استثناء ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کے فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں، سنہرے کار چوبی غلافوں والے گاؤ تکئے لگائے جاتے، ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کئے جاتے، بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے، بڑے بڑے گول اور خوش نما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا جو دیکھنے والوں کو پگھلا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا۔

پھر تمام حاضرین کے سامنے انواع واقسام کے کھانے چنے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگارنگ پھول کھلے ہوئے ہیں ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنہیں دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضا معطر ہو جاتی تھیں۔

مہمانوں کو حسب مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا تھا یہ ترتیب جشن کی مناسبت سے دی جاتی تھی، حاضرین پر عظمت نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔ انعقاد محفل کے بعد سامعین سرکار دو عالم ﷺ کے مناقب وفضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات ونصائح سنتے کہ انہیں گناہوں سے توبہ کرنے کی طرف راغب کرتے۔ خطباء اسلوب بیان کے مدوجزر اور خطابت کے تنوع سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعین کو لذت اندوز کرتے تھے۔ (شیخ محمد رضا، ''محمد رسول اللہ'' (اردو) ص 34,33)

''محمد رسول اللہ'' عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤلف شیخ محمد رضا مصری مزید فرماتے تھے۔

ہمارے زمانہ میں بھی مسلمانان عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل منعقد کی جاتی ہیں اور ان میں برابر میلاد نبوی ﷺ سے متعلق بیانات ہوتے ہیں۔ فقراء ومساکین میں خیرات تقسیم کی جاتی ہے خاص قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان میں ختم ہوتا ہے۔

ان راستوں میں ہجوم بڑھتا جاتا ہے۔ جلوس کے آگے پولیس کے سوار دستے اور دونوں طرف فوج کے کچھ افسر ہوتے ہیں مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ عباسیہ میں وزراء اور حکام کے لیے شامیانے نصب کئے جاتے ہیں اور خود شاہ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں۔

اس کے بعد صوفیاء اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لئے وہاں حاضر ہوتے ہیں جن کا خود بادشاہ استقبال کرتے ہیں اس کے بعد شاہ خود شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر ذکر میلاد النبی ﷺ ساعت فرماتے ہیں۔ ختم محفل پر شاہ، میلاد بیان کرنے والوں کو شاہانہ خلعت عطا کرتے ہیں پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے شربت پلایا جاتا ہے اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری واپس ہوتی ہے اور دن کے وقت تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔

(شیخ محمد رضا، ''محمد رسول اللہ'' (اردو) ص 34,35)

شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی نے ''الدر المنظم'' میں جو میلاد النبی ﷺ پر ایک جامع کتاب ہے، مکہ مکرمہ کے مفتیان کرام (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کے فتاوی

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

نقل کئے ہیں اگر چہ ان فتاویٰ میں بنیادی طور پر میلاد النبی ﷺ کی محفل میں کھڑے ہوکر سلام پڑھنے کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا لیکن ہر فتویٰ میں محفل میلاد النبی ﷺ کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے علماء محفل میلاد النبی ﷺ کے قائل ہیں۔ یہاں ان تمام فتاوی کو نقل کرنا ممکن نہیں البتہ صرف ایک فتوی کرنے کے بعد ان مفتیان کرام کے اسماء گرام ذکر کئے جائیں گے۔

حضرت شیخ عبداللہ سراج حنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں۔

میلاد شریف پڑھتے وقت جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر آئے تو اس وقت کھڑا ہونا بڑے بڑے آئمہ سے ثابت ہے۔ آئمہ اسلام اور حکام نے کسی انکار اور رد کے بغیر اسے برقرار رکھا لہٰذا یہ مستحسن کام ہے اور (حقیقت یہ ہے کہ) ان سے بڑھ کر تعظیم کا کون مستحق ہوسکتا ہے؟

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کافی ہے فرماتے ہیں: جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 3 ص 79,78 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ایسے چند بزرگان دین اسمائے گرامی درج زیل ہیں۔۔۔۔۔

(۱) علامہ الشیخ جمال، مفتی احناف مکہ مکرمہ

(۲) الشیخ عبدالرحمن سراج، مفتی احناف

(۳) شیخ ابوبکر بسیونی، مفتی مالکیہ

(۴) شیخ محمد بن عبداللہ، مفتی حنابلہ

(۵) محمد یحییٰ بن یحییٰ، مفتی حنابلہ

(۶) شیخ محمد عمر، مفتی شافعیہ

(۷) شیخ محمد حسین، مفتی مالکیہ، شیخ مولانا محمد عثمان دمیاطی رحمۃ اللہ علیہم حنبلی فقہ کے مفتی مکہ مکرمہ، محمد عبداللہ بن عبداللہ حمید لکھتے ہیں۔

میلاد النبی ﷺ، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک حصہ ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ سیرت رسول ﷺ کا مکمل یا کچھ حصہ بیان کرنا مستحب ہے اور آپ کے ذکر ولادت کے وقت کھڑا ہونا تعظیم کا تقاضا ہے اور شریعت کے منافی نہیں ہے۔ (شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی۔ الدرالمنظم ص 139 تا 142 شرقپور شریف)

مکہ مکرمہ سے تعلق رکھنے والے دور حاضر کے عظیم محقق اور عالم دین، علامہ محمد علوی مالکی حسنی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کے عقائد پر ''مفاھیم یجب ان تصحح'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا ایک باب ''مفہوم المولدالنبی'' ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ فاسد تصورات پائے جاتے ہیں کہ ہم سال بھر میں صرف ایک مخصوص رات میں میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے ہیں۔ اس غافل شخص کو معلوم نہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں سال بھر ایسے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جو بے مثال ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین میں جب بھی کوئی خوشی کا موقعہ آتا ہے، محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف ایک رات میں سرکار دو عالم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں اور تین سو انسٹھ راتوں سے غافل ہوجاتے ہیں وہ ہم پر افترا پردازی کر رہا ہے اور واضح جھوٹ بولتا ہے۔ یہ مجالس میلاد، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن رات منعقد ہوتی ہیں اور یہ اجتماعات دعوت الی اللہ کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔ مبلغین اور علماء کا فرض ہے کہ وہ ان اجتماعات کے ذریعے اُمت مسلمہ کو سرکار ہر عالم ﷺ کے اخلاق وآداب، احوال وسیرت اور معاملات وعبادات سے آگاہ کرتے رہیں انہیں نصیحت کریں اور خیر وفلاح کی طرف بلائیں۔ (مفاہیم یجب ان تصحح از محمد بن علوی المالکی ص 225,224)

علامہ علوی مالکی کے اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ حرمین شریفین میں نہ صرف ربیع الاول شریف بلکہ سال بھر بالخصوص ہر خوشی کے موقع پر محفل میلاد النبی ﷺ

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

منعقد کی جاتی ہے۔

یہاں ان علماء کی فہرست پیش کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا جنہوں نے علامہ علوی مالکی کی اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے کیونکہ وہ علماء مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا اس کتاب کے تائید وتوثیق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس کتاب میں مندرجہ ابحاث حق پر مبنی ہیں۔ ان علماء کرام کے اسماء گرام یہ ہیں۔

(۱) علامۃ المغرب محدث سید عبداللہ کنون حسنی، رئیس رابطہ علماء مغرب و رکن رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ)

(۲) علامہ مدرج فقیہ شیخ محمد خزرجی وزیر اوقاف و مذہبی امور متحدہ عرب امارات۔

(۳) علامہ محدث محقق فقیہ شیخ محمد شاذلی نفیر، پرنسپل کلیہ الشریعہ تیونس و رکن رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ)

(۴) علامہ فقیہ شیخ محمد فال البنانی امین عام رابطہ اسلامیہ موریطانیہ و رکن رابطہ عالم اسلامی۔ (مکہ مکرمہ)

(۵) علامہ فقیہ اصولی شیخ محمد عالم عدود رئیس عدالت موریطانیہ و رکن مجلس فقہی رابطہ عالم اسلامی۔

6۔ شیخ یوسف بن احمد صدیقی القاضی، وکیل عدالت عالیہ شرعیہ بحرین و رکن رابطہ عالم اسلامی۔

اس کے علاوہ کچھ دیگر علماء ہیں جن کی تفصیل مفاہم کے شروع میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس کتاب کی تقدیم شیخ حسنین محمد مخلوف سابق مفتی مصر نے لکھی ہے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصر، بحرین، موریطانیہ متحدہ عرب امارات، تیونس، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ غرضیکہ تمام عرب ممالک کے جید علماء کرام میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں محافل کے انعقاد کو مستحسن جانتے ہیں۔

کلیۃ الشریعہ دمشق کے پرنسپل ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطہ منکرین میلاد کا رد کرتے

ہیں ان کے مضمون کا عنوان ہے "ان لوگوں کا رد جو میلاد النبی ﷺ کی محفل کے منکر ہیں............ ہر نیا کام بدعت نہیں"........... وہ فرماتے ہیں۔

"ہاں، میلاد النبی ﷺ کا واقعہ سننے کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ایک ایسا کام ہے جو دورِ نبوت کے بعد پیدا ہوا بلکہ چھٹی ہجری کے آغاز میں ظاہر ہوا لیکن کیا صرف یہی بات اس کو بدعت کہنے کے لیے کافی ہے اور اس کی بنیاد پر اسے سرکار دو عالم ﷺ کے اس ارشاد کا مصداق قرار دیا جائے کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات جاری کی جو دین سے نہیں، وہ مردود ہے" اس طرح تو ان لوگوں کو اپنی زندگی سے ہر وہ بات خارج کردینی چاہیے جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہیں تھی۔

"اگر وہ ایسا کرسکتے ہیں تو کرلیں کیونکہ یہ سب کچھ بدعت ہے"۔

(ماہنامہ الدعوۃ العالمیہ "میلاد مصطفی نمبر" دسمبر 1980ء، جنوری 1986 (ص24) ورلڈ اسلامک مشن کراچی)

شیخ احمد عبدالعزیز المبارک چیف جسٹس عدالت شرعیہ متحدہ عرب امارات لکھتے ہیں۔ "حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جمع ہونے کے بارے میں مجھ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ان اجتماعات کے موقع پر مساجد میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، واقعات غزوات بیان کئے جاتے ہیں اور اکثر حضور ﷺ کی تعریف میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے اجتماعات کو جن میں رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس پر خوشی و مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ نیز ان کی مبارک زندگی اور غزوات کے واقعات سے سبق حاصل کرنے کے لیے ان کو بیان کیا جاتا ہے اور آپ کی سیرت و اخلاق سے لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے اور ہدایت حاصل کرنے کے لیے انکا انعقاد عمل میں آتا ہے، ایک مباح عمل قرار دیا گیا ہے۔

اگرچہ بعض کو یہ مرغوب نہ ہو کیونکہ اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

جذبات (محبت رسول ﷺ) ابھارنے میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اگر وہ تقریب رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں نہ منائی گئی ہو تو اس کو ناپسندیدہ باعث قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ بدعت یا تو قابل مذمت ہے یا مستحسن و جائز" (منار الاسلام جمادی الاخری 1401ء بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی منگل یکم ربیع الاول 1402ھ 29 دسمبر 1981ء)

اس مختصر بیان سے کم از اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ محفل میلاد النبی ﷺ دنیا بھر کے مسلمان عموماً اور اہل عرب خصوصاً مناتے ہیں۔ اگر توفیق خداوندی حاصل ہو جائے تو سمجھنے اور قبول کرنے کے لیے اتنا بھی کافی ہے ورنہ ضخیم کتب بھی ناکافی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرکار دو عالم ﷺ کی محافل میلاد منانے اور ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ رسائل میلاد حبیب ﷺ از صلاح الدین سعیدی رحمہ اللہ علیہ صفحہ نمبر 9

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مرے حضور ﷺ سا صاحب جمال کوئی نہیں

وہ بے مثال ہیں اُن کی مثال کوئی نہیں

پروفیسر منیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ

یہ کون آیا۔۔۔۔۔؟

(محمد متین خالد صاحب نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر "جب حضور ﷺ آئے" کے عنوان سے ایک خوبصورت مجموعۂ مضامین ترتیب دیا جسے ۱۹۹۷ء میں شائع کیا۔ "روح کائنات جھومنے لگی" اس کتاب میں شامل ریاض حسین چودھریؒ کی وجدان پرور تحریر ہے جو انہوں نے "یہ کس رسول کی آمد ہے بزمِ ہستی میں" کے عنوان کے تحت پندرہ روزہ تحریک ۱۶ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء کے اداریے کے طور پر لکھی۔)

"یہ کون آیا ہے کہ محراب یقیں میں کہکشاؤں کے جھرمٹ ہجوم کرنے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ نسل آدم کے مقدر پر مسلط بانجھ موسموں کے سلگتے ہوئے بدن، انگڑائیاں لے کر بیدار ہونے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ سلگتی ہوئی فضائیں شاداب ساعتوں اور مخمور لمحوں سے ہمکنار ہونے لگی ہیں، یہ کون آیا ہے کہ شرف انسانی کی مٹتی ہوئی قدریں پھر سے بحال ہو رہی ہیں، یہ کون آیا کہ حرم حق کے پرچم چاروں طرف لہرا رہے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ شمیم سحر، امن اور سلامتی کا مژدہ لیے کلیوں کے گھونگھٹ الٹ رہی ہے، یہ کون آیا ہے کہ حوا کی بیٹی کے برہنہ سر پر چادر رحمت ڈال دی گئی ہے، یہ کون آیا ہے کہ کائنات رنگ و بو میں روشنی کی ہر کرن، وجد میں آ گئی ہے، یہ کون آیا ہے کہ روح کائنات جھومنے لگی ہے، یہ کون آیا ہے کہ فصیل قصر شاہی پر عظمت جمہور کے پرچم کھل رہے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ چار دانگ عالم میں غلبہ حق کا اعلان ہونے لگا ہے، یہ کون آیا ہے کہ آتش کدوں کی آگ بجھ گئی ہے، یہ کون آیا ہے کہ باطل کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہے، یہ کون آیا ہے کہ ابلیسیت کے گھر میں صف ماتم بچھی ہے، یہ کون آیا ہے کہ انسان کی "خدائی" کے خاتمے کی نوید سنائی جا رہی ہے، یہ کون آیا ہے کہ رنگ و نسل کے بت پاش پاش ہو گئے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ جبر کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے غلاموں کی دنیا میں آزادی کا سورج طلوع ہو رہا ہے، یہ کون آیا ہے کہ سسکتی ہوئی

Compressed by Murtaza-PDF
Developed by Hassan Murtaza

انسانیت کے ویران آنگن میں گنگناتی ہوئی خوشبوئیں رقص کرنے لگی ہیں، یہ کون آیا ہے کہ جس کے نقشِ قدم پر تاریخ کا سفر جاری تھا، جاری ہے اور جاری رہے گا، یہ کون آیا ہے کہ آگہی کا ہر حرف جس کی گفتارِ جمیل سے اکتسابِ شعور کرنے کا پابند ہے، یہ کون آیا ہے کہ شب ستم کی تاریکیاں اپنا رختِ سفر باندھنے لگی ہیں، یہ کون آیا ہے کہ بت پرستی کی ہر شکل کی تکذیب کے لیے سامانِ عبرت فراہم ہونے لگا ہے، یہ کون آیا ہے کہ جس کے آنے سے زمین پر عدل کا نفاذ ہوگا، یہ کون آیا ہے کہ مقتلوں میں دھول اڑنے لگی ہے اور خونِ انسانی کی حرمت کو، کعبے کی حرمت سے زیادہ قرار دیا جا رہا ہے، یہ کون آیا ہے کہ ہر بریدہ شاخ مسکرانے لگی ہے، یہ کون آیا ہے کہ دامانِ سحر میں گلشن مہکنے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ پیاسی زمینوں اور بنجر ساعتوں پر، ابرِ کرم کی رم جھم ہونے لگی ہے، یہ کون آیا ہے کہ ہوائے مشکبار مشامِ جاں کو معطر کرنے لگی ہے، یہ کون آیا ہے کہ جس کا اسمِ گرامی کائنات کی ہر چیز کی زبان پر رواں ہے، یہ کون آیا ہے کہ جس پر خالقِ کائنات اور اس کے ملائکہ بھی درود بھیجتے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ قرآن جس کی اطاعت کو خدا کی اطاعت قرار دے رہا ہے، یہ کون آیا ہے کہ جس کے سرِ اقدس پر ختمِ نبوت کا تاج سجایا گیا ہے، یہ کون آیا ہے کہ عرش سے فرش تک نور کی چادر تان دی گئی ہے، یہ کون آیا ہے کہ نسلِ آدم کے بختِ خفتہ پر پڑے نامرادی کے قفل، ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ تشکیک والحاد کی وادیوں میں توحیدِ باری اور خالقِ یکتا و تنہا کا ڈنکا بجنے لگا ہے، یہ کون آیا ہے کہ تاریخِ بشر، صدق و صفا، فقر و غنا، جود و سخا اور لطف و عطا کی شگفتہ کلیوں سے مہک رہی ہے، یہ کون آیا ہے کہ تمدن کی جبیں پر چاندنی کی نرم کرنیں نئے دن کا نیا عہد نامہ تحریر کر رہی ہیں، یہ کون آیا ہے کہ جس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ، حکمِ خدا ٹھہرا ہے، یہ کون آیا ہے کہ تپتے ہوئے ریگ زاروں اور سلگتے ہوئے صحراؤں سے آبِ خنک کے چشمے پھوٹ نکلے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ شرک و جاہلیت کے تمام فلسفے باطل قرار دیئے گئے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ ابرِ نور و نکہت ہر بستی اور ہر قریے پر کھل کر برسا

ہے، یہ کون آیا ہے کہ آئینہ خانوں میں بکھرے ہوئے عکس اور ٹوٹے ہوئے وجود اپنی اکائی کو تحفظ کی ردا میں لپٹا ہوا دیکھ رہے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ کارخانۂ قدرت میں روشنیاں، عمل کی صورت میں تجسیم ہونے لگی ہیں، یہ کون آیا ہے کہ فرعونیت اور قارونیت کو کہیں جائے پناہ نہیں مل رہی، یہ کون آیا ہے کہ تاریک خطوں میں دھنک کے ساتوں رنگ بکھرنے اور مچلنے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ ابرِ شفاعت جس کے ہم رکاب ہے، یہ کون آیا ہے کہ بنجر سوچوں والے قلمرو انسان بھی اضطراب سے آشنا ہونے لگے ہیں، یہ کون آیا ہے کہ جس کے فیض کا چشمہ قیامت تک جاری رہے گا، یہ کون آیا ہے کہ جو مرکزِ عشق ہے، یہ کون آیا ہے کہ بعد حشر بھی جس کی رسالت کا پھریرا اڑتا رہے گا، یہ کون آیا ہے کہ جس کے ذکرِ جمیل پر معبدِ جاں میں ریشمیں موسم اترنے لگے ہیں اور یہ کون آیا ہے جس کا ہر نقشِ پا خورشیدِ محبت بن کر افقِ دیدہ و دل پر طلوع ہو رہا ہے اور طلوع کا یہ منظر قیامت تک ہر لمحے اور ہر ساعت کے مقدر کو جگمگاتا رہے گا"۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆☆☆